

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آداب الدُّعَاءِ

افادات:

فقہ عصر مفتی محمد حسین صاحب دامت برکاتہم
حضرت خواجہ

ترتیب:

محمد کریو سلطانی

نشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضر فیصل آباد فون: 730833-34

Email: sultani@fsd.paknet.com.pk

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۶	نشان بندگی	۱۔
۱۶	أَذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ	۲۔
۱۷	وصف عاجزی	۳۔
۱۹	وعاء عین عبادت	۴۔
۲۴	اکرم الاشیاء	۵۔
۲۸	انفع الاشیاء	۶۔
۳۱	احسان الہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ	۷۔
۳۵	بلاء اور تقدیر کی دافع دعا	۸۔
۳۸	لَا يَزِيدُ الْقَدْرَ إِلَّا الْعَمَلُ	۹۔
۳۹	لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ	۱۰۔
۴۱	حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت میں	۱۱۔
۴۲	وَلَا تَطْرُدْ	۱۲۔
۴۵	اعجز الناس	۱۳۔
۴۷	أَبْخَلُ النَّاسِ	۱۴۔
۵۰	اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے لبریز	۱۵۔
۵۳	رضائے الہی	۱۶۔
۵۶	جنت کے لازوال انعامات	۱۷۔
۵۷	اجابت دعا کی صورتیں	۱۸۔
۶۲	دعا قبول کرنے والا "اللہ" قریب ہے	۱۹۔

- ۲۰۔ دعا مانگنے کا طریقہ
۲۱۔ پاک جسم
۲۲۔ پاک جگہ
۲۳۔ بہتر وقت
۲۴۔ نیت صالحہ
۲۵۔ فَهَجَرْتَهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
۲۶۔ قبلہ رخ
۲۷۔ خشوع و خضوع سے
۲۸۔ عزم و یقین کے ساتھ
۲۹۔ گناہوں کا اعتراف
۳۰۔ تائب کی دعا مقبول
۳۱۔ انبیاء کرام کی تعلیمات
۳۲۔ اسم اعظم سے دعا
۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی سے دعا مانگنا
۳۴۔ فَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا
۳۵۔ توسل بالاعمال الصالحہ
۳۶۔ توسل بالصالحین
۳۷۔ دعائیہ کلمات کا تکرار
۳۸۔ دعا میں ہاتھ اٹھانا
۳۹۔ ہاتھ اٹھا کر اختتام پر چہرے پر پھیرنا
۴۰۔ معمولی چیز بھی اللہ سے مانگی ہے

- ۴۱۔ آخر میں آمین
۴۲۔ اوّل و آخر درود پاک
۴۳۔ خوشحالی میں دعا کی کثرت
۴۴۔ احْفَظِ اللَّهُ يَحْفَظْكَ
۴۵۔ تَعَرَّفَ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَةِ
۴۶۔ معرفت عامہ
۴۷۔ معرفت خاصہ
۴۸۔ دعاء میں وسعت
۴۹۔ جمعۃ المبارک کے دن
۵۰۔ نصف رات کو
۵۱۔ تَفْتَحْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ
۵۲۔ يُنَادِي مُنَادٍ
۵۳۔ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيَسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى
۵۴۔ هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرِّجُ عَنْهُ
۵۵۔ حالت سجدہ میں
۵۶۔ اذان کے وقت
۵۷۔ اذان سننے کے بعد
۵۸۔ اذان اور اقامت کے درمیان
۵۹۔ ماء زمزم پیتے ہوئے
۶۰۔ لیلة النصف من شعبان
۶۱۔ لیلة القدر میں

الحمد لله والشكر لله

بسم الله الرحمن الرحيم ط

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

۲۵ جون ۲۰۰۱ء دربار عالیہ گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر سیدی وابی فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضور سیدی وابی زید مجدہ نے وہاں کمرے میں بیٹھے ہوئے میرے ہاتھوں میں زیر نظر کتاب ”آداب الدعاء“ کا مسودہ دیکھا تو آپ نے اسے لیکر پڑھنا شروع کر دیا۔

۲۶ جون ۲۰۰۱ء کو حضور سیدی وابی زیدہ مجدہ کی طبیعت مبارکہ بڑی ہشاش و بشاش تھی ادھر آپ مسودہ پڑھتے جاتے ادھر چہرہ انور پر مزید خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہوتے جاتے تقریباً آدھا مسودہ پڑھا ہوگا کہ آپ کی طبیعت مبارکہ پر انبساط اپنی انتہا کو چھو رہا تھا۔ فرط مسرت سے آپ فرماتے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اللہ تعالیٰ خدمت دین کی مزید توفیق عطا

۶۲۔ افطاری کے وقت

۶۳۔ میدان جہاد میں

۶۴۔ یوم عرفہ

۶۵۔ امام مسجد دعا مانگتے ہوئے اجتماعی دعا مانگے

۶۶۔ مصادر و مراجع

☆☆☆

۲۳۶

۲۳۹

۲۴۲

۲۴۴

۲۵۰

فرمائے۔ آپ بار بار دعائیہ کلمات اپنی زبان مبارک پر لاتے اور میں اپنی بے مائیگی اور بے علمی کے باوجود اس درجہ مسرور ہو رہا تھا کہ اپنے آپ کو اس وقت خوش قسمت ترین آدمی تصور کر رہا تھا۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ حضور سیدی وابی زید مجدہ کی ایک خوشی میرے لیے بلکہ میرے اہل خانہ اور میری اولاد کیلئے کافی ووافی ہے لیکن یہاں ایک خوشی نہیں بلکہ مسلسل خوشی و مسرت کی پھوار برس رہی تھی اور یہ انبساط کی پھوار مجھے مزید سعید و فیروز بخت بنا رہی تھی۔

دوران مطالعہ حضور سیدی وابی زید مجدہ ایک حدیث پاک کی تشریح پر اس درجہ مسرور ہوئے کہ آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے مجھ نالائق کا سر پکڑا اور میری پیشانی کو رحمت و شفقت سے بھر پور بوسہ دے دیا۔ اے اللہ! اے ارحم الراحمین! میں اس کرم کے کہاں تھا قابل یہ صرف تیری بندہ پروری ہے۔

اے کریم اللہ! جب کسی کے ماں باپ خوش ہوتے ہیں تو تیری رحمت و کرم نوازی کو بھی جوش آتا ہے اور آدمی کو اپنی آغوش عاطفت میں لے لیتی ہے۔

کریم اللہ! میں بھی تیرے لطف و کرم کا طلبگار ہوں۔

بات یہیں پر بس نہ ہوئی بلکہ آپ نے انعام بھی عطا فرمایا۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ سب آپ ہی کا ہے پہلے بھی کسی چیز کی کمی نہ چھوڑی اب انعام عطا فرما کر اپنی مسرت و خوشی کا عملی اظہار فرمادیا۔

اے ارحم الراحمین! یہ سعید لمحات ہمیشہ عطا فرمائے رکھنا۔

اے رحیم و کریم پروردگار! سیدی وابی زید مجدہ کا سایہ عاطفت سلامت رکھنا اور انکی شفقتوں سے لبریز دعاؤں سے مجھے محروم نہ رکھنا۔

صلاة الظہر کے بعد وظائف پڑھنے کے بعد آپ نے پھر مسودہ دیکھا آخر میں آپ نے پھر دعاؤں سے نوازا پھر اپنے ہاتھوں کو بارگاہ خداوندی میں بلند کیا اور دیر تک دعائیں فرماتے رہے۔

اختتام پر یہ فرمایا

اے بیٹا! میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص و للہیت سے خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور اخلاص سے لبریز اس جیسی کئی سوکتا میں لکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

یہ نورانی دعائیں میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں ان دعاؤں کے طفیل اب انشاء اللہ اپنی بقیہ زندگی خدمت دین میں بسر کرونگا اور قرآن و سنت کی خدمت کرتے ہوئے اپنی حیات مستعار کے لمحات گزاروں گا اور

اللہ تعالیٰ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ حضور سیدی و ابی زید مجدہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور مجھ ناکارہ و نالائق سے تصنیف و تالیف کے میدان میں کوئی کام لے لے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ
يَقْرِبُنِيْ اِلَيْكَ حُبَّ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ وَحُبَّ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ.

محمد کریم سلطانی

خادم السنة المطهره

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ زَيَّنَ النَّبِيْنَ بِحَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَمَنْ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَبِيِّهِ الْمُحْتَبٰى - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ
بُعِثَ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اٰمَنَةً
اَلْهُدٰى.

اما بعد!

سیدی و ابی فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب - دامت
برکاتہم العالیہ - عمر رسیدہ اور خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ ان کی تمام زندگی، زندگی
کے شب و روز خدمت اسلام کیلئے وقف ہیں۔

زیر نظر مضمون آپ کی زیر ترتیب کتاب ”احیاء السنۃ“ کے ایک
حصہ ”کتاب الدعاء“ کا ایک باب بعنوان ”آداب الدعاء“
ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے اس
کوشش کو قبول و منظور فرمائے۔

اس کتاب میں جو خوبی و کمال ہے وہ صرف اور صرف

حضور سیدی و ابی زید مجددہ کی برکت سے ہے اور اس میں جو نقص و کمی و کمی ہے وہ میری کم علمی اور میری تحریر و ترتیب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے ہم سب کو خدمت دین متین کی سعادت ارزانی فرمائے اور ہمیں تبلیغ و اشاعت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین یارب العالمین - اَللّٰهُمَّ وَفَّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی - اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُورَنَا وَاَمْلَأْ قُلُوبَنَا بِنُورِ الْيَقِيْنِ وَبِرْدِ الْاِيْمَانِ وَصَلِّی اللّٰهُ عَلٰی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ .

محمد کریم سلطانی

خادم السنة المطهره

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنُسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرٍ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتٍ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهٖ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضِلِّ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْنَنَّ اِلَّا وَانْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ .

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُم رَقِيْبًا .

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا . يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِيْبِكَ الْاَجْمَلِ

وَنَبِيِّكَ الْأَكْرَمِ الْمُبْعُوثِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَحَامِلِ لَوَاءِ الْحَمْدِ
وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفَى
وَعَلَى إِلَهٍ بُدُورِ الدُّجَى وَأَصْحَابِهِ نُجُومِ الْهُدَى وَمَنْ تَبِعَهُمْ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ.

اللہ وحدہ لا شریک انسان کا رب ہے، خالق و مالک ہے اور معطی و
وہاب بھی ہے۔ اسی کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے، انسان اس کی
مخلوق ہے۔ اس کا مملوک ہے اللہ دینے والا ہے فرزند آدم لینے والا ہے۔ اللہ
عطا فرمانے والا ہے اور انسان حاصل کرنے والا ہے، اللہ کی شان بندہ
نوازی اور بندہ پروری ہے اور انسان کی حیثیت اس وحدہ لا شریک کی بارگاہ
میں ایک سائل اور منتگتے کی ہے۔ اولادِ آدم کو جس چیز کی ضرورت ہو اُسے
لینے کیلئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء و التماس کرنا ”دعا“ ہے۔

مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں:

الدُّعَاءُ : اسْتِذْعَاءُ الْعَبْدِ رَبَّهُ الْعِنَايَةَ وَاسْتِمْدَادُهُ إِيَّاهُ
الْمَعُونَةَ. - اتحاف السادة المتقين جلد ۵ صفحہ ۲۷ -

بندے کا اپنے رب سے فضل و عنایت کی استدعا کرنا اور اسی سے

مدد و اعانت طلب کرنا دعا کہلاتا ہے۔

اللہ کے حضور جھکنا اسی سے التماس و التجا کرنا اور اسی کی بارگاہ میں
اپنے آپ کو حاجت مند اور فقیر ظاہر کرنا عبادیت کہلاتا ہے۔ عبد اپنے معبود کا
در نہیں چھوڑتا اور غلام اپنے آقا و مالک کا ہی بن کر رہتا ہے۔

مالک حقیقی جل جلالہ نے اسی بات کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ.

اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

دعا عبد اور معبود کے رشتہ کو استوار کرتی ہے بندہ اور مالک کے تعلق

میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

دعا ہی کی ترغیب و تحریص اور اس کی عظمت و شان کے سلسلہ میں

چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

اللہ جل جلالہ ہم سب کو رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے

طریقے اور سنت پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ ہی کی تعلیمات کے

مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

نشان بندگی

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔ - المؤمن ۴۰/۶۰ -

ترجمہ:

اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا:

مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک جو
لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل
و خوار ہو کر داخل ہوں گے۔

☆ -

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ :

بندے کا کام بندگی ہے قادر و قیوم اللہ کے احکامات ماننا ہی انسان
کیلئے وجہ افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بڑے سعید
ہوا کرتے ہیں یہاں بھی اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دعائیں مانگنے کا حکم دے رہا ہے

جو اہل ایمان اس حکم پر عمل کرتے ہیں سعادت و نجات ان کا مقدر ٹھہرتی
ہے اور اللہ کی کرم نوازیوں سے خوب سیراب ہوتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس کے حضور دستِ دعا دراز نہ کرے وہ
اللہ کی حکم عدولی کر رہا ہے اور اللہ کے فرمان کو نہ ماننا خطرے سے خالی نہیں۔
انسان سوچے تو سہی کہ مانگنا کس سے ہے کس کی بارگاہ میں دعائیں کیلئے ہاتھ
اٹھانے ہیں اور کس کے در پر التجائیں کرنی ہیں۔ اللہ ذوالجلال کی ہی بارگاہ
ہے جہاں سے مانگا جاتا ہے، زندگی اس کا عطیہ ہے، صحت سے اس نے نوازا
ہے، اس عالم رنگ و بو میں اس نے سانس لینے کی توفیق دی ہے، پھر وہ رحیم
ہے، کریم ہے، ستار ہے، غفار ہے تو انسان جب بھی اس کے دربار میں سوال
کرے گا وہ ضرور کرم فرمائے گا اور اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازے
گا۔

وصف عاجزی:

دعا سے انسان کے اندر وصف عاجزی جنم لیتا ہے جو انسان اللہ کی
بارگاہ میں دعا کرنے کا عادی ہوا کرتا ہے وہ پیکرِ عجز و انکسار بھی ہوا کرتا ہے یہ
دعا مانگنا انسان کے اندر سے تکبر و غرور کا مادہ نکال دیتا ہے۔ متکبر شیطان کا ہم
پیالہ اور ہم نوا ہوا کرتا ہے اور شیطان کے دام میں یوں پھنستا ہے کہ بالآخر

اپنی نعمت ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ) لیکن عاجزی کرنے والا، فروتنی کرنے والا اللہ کا محبوب ہوا کرتا ہے دعا سے وصف عاجزی جنم لیتا ہے اور عجز و انکسار کے پیکر پر اللہ تعالیٰ کے کرم کی چادر ہوا کرتی ہے جس کو دیکھ کر شیطان کوسوں دور رہتا ہے اور اس کا ایمان و عمل شیطان کے دست برد سے محفوظ رہتا ہے۔

دعاء عین عبادت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ.

تخریج الحدیث:

الحديث صحيح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۳
قال الحق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲

قال حمزة احمد الزين: اسنادہ صحیح

جامع الاصول رقم الحديث (۴۸۸) جلد ۲ صفحہ ۲۴

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: دعا عین عبادت ہے۔

اس کے بعد آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت و بندگی سے ازراہ تکبر اعراض کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

☆ -

عبادت کرنا بندے پر فرض و لازم ہے۔ جو عبادت و بندگی نہیں کرتا اسے نافرمان بندہ کہا جائے گا۔ فرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ عبادت میں ہی لطف پاتا ہے اور اس کے بغیر اسے چین و قرار نہیں آتا۔

بسا اوقات انسان دعائیں مانگتا ہے لیکن ظاہراً اسے قبولیت کے آثار نظر نہیں آتے اس سے وہ مایوس ہوتا ہے الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ فرما کر مایوسی کو ختم کیا گیا ہے۔

اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے، وہ دے یا نہ دے

قال الالبانی: صحیح

سنن الترمذی رقم الحديث (۳۳۸۳) جلد ۵ صفحہ ۲۴۴

قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح

صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۳۳۷۲) جلد ۳ صفحہ ۳۸۳

قال الالبانی: صحیح

تحفة الاشراف رقم الحديث (۱۱۶۳۳) جلد ۹ صفحہ ۳۰

المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحديث (۹۲۱۶) جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰

المستدرک للحاکم رقم الحديث (۱۸۳۵) جلد ۲ صفحہ ۱۵۹

قال الحاکم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

الترغیب والترہیب رقم الحديث (۲۴۲۱) جلد ۲ صفحہ ۴۷۳

قال المحققون الثمانية: حسن

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۶۲۷) جلد ۲ صفحہ ۲۷۵

قال الالبانی: صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحديث (۸۹۰) جلد ۳ صفحہ ۱۷۲

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح

شرح الزیلعی للبخاری رقم الحديث (۱۳۸۳) جلد ۵ صفحہ ۱۸۴

قال المحقق: اسنادہ صحیح

مسند ابی داود الطیالسی رقم الحديث (۸۰۱) صفحہ ۱۰۸

الادب المفرد للبخاری رقم الحديث (۷۱۳) صفحہ ۲۳۹

حلیۃ الاولیاء

مسند الامام احمد رقم الحديث (۱۸۲۶۸) جلد ۸ صفحہ ۱۲۰

مسند الامام احمد رقم الحديث (۱۸۲۶۸) جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷

اس کی مرضی لیکن تو تو اس کا عبد ہے، تجھ پر لازم ہے کہ اسی سے ہی مانگتا جا
اس دعا کو معمولی نہ سمجھنا یہ عین عبادت ہے، اس دعا کے ذریعے تیرا اللہ سے
رشتہ محکم ہوتا جا رہا ہے اس میں جتنا استحکام پیدا ہوگا اتنا ہی تیرے لئے بہتر
ہوگا۔

کیا در در مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے عزت نفس مجروح ہوتی
ہے، رسوائی بھی ہے اور بے چینی بھی یا اس احکم الحاکمین سے مانگنا بہتر ہے
جہاں مانگنے سے نفس کو عزت و توقیر ملتی ہے، روح کو اطمینان و سکون ملتا ہے
بلکہ اس سے مانگنا فرض بندگی ادا کرنا ہے۔

اللہ سے دعائیں مانگنے والا دونوں جہاں میں معزز ہے، اسے
احترام و توقیر سے دیکھا جاتا ہے، وہ جہاں سے گزرے دیدہ و دل فرس راہ
ہوتے ہیں۔

عبادتیں بے شمار ہیں ان عبادات کی روح دعا ہے۔ جس چیز میں
روح نہ ہو وہ کارآمد نہیں اس لئے عبادات کے ساتھ دعا کو لازمی قرار دیا گیا
تاکہ کوئی بھی عبادت روح و جوہر سے خالی نہ ہو۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ روح کے لئے جسم بھی چاہیے روح
بمزلہ ملیں گے ہیں اور جسم بمزلہ مکان کے، بات تب ہی درست ہوگی جب

مکین و مکان دونوں کو وجود ہو، ایسا نہ ہو کہ صرف دعا ہی کے لئے متمنی ہوں
اور باقی عبادات کو نظر انداز کر دیں باقی جملہ عبادات ہوں گی تب ہی دعا
کارآمد ہوگی اس لئے پہلے فرائض و واجبات کی پابندی ہوگی، سنن
سید المرسلین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو حزر جاں بنانا ہوگا اور مستحبات سے بھی
روگردانی نہ کرنی ہوگی اس کے بعد دعا مانگی جائے گی ایسی دعا، دعا ہوگی اسی
دعا کو جو ہر عبادت اور روح عبادت قرار دیں گے اگر عبادت ہی نہ ہو تو اس کا
جوہر اور روح چہ معنی دارد؟

اکرم الاشیاء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - لَيْسَ
شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۰۷
قال احمد محمد شاكر:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۹۳۸)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۶
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۳
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۸۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۱۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲

قال الالبانی: حسن

المستدرک	رقم الحديث (۱۸۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۸
قال الحاكم:	هذا حديث صحیح		
قال الذهبي:	صحیح		
الادب المفرد	رقم الحديث (۷۱۲)		صفحہ ۲۴۹
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۸۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده حسن		
مسند ابی داود الطيالسی	رقم الحديث (۲۵۸۵)		صفحہ ۳۳۷
موارد الظمان	رقم الحديث (۲۳۹۷)		صفحہ ۵۹۵
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۳
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۲۹
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۲۴۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۳
قال الحق:	حسن		
صحیح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۱۶۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی:	حسن		
كنز العمال	رقم الحديث (۳۱۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ
- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:
اللہ کے نزدیک کوئی عمل دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے عظیم الشان خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو سیاہ رنگ والے پر فضیلت نہیں تم تمام حضرت آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کی اولاد ہو اور حضرت آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کو اللہ جلا جلالہ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔
ہاں سن لو

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے معزز و مکرم وہ ہے جو تقویٰ سے آراستہ ہے۔

زیر نظر حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ کوئی عمل دعا سے بڑھ کر معزز و مکرم نہیں اور اس خطبہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ متقی اللہ کے ہاں سب سے معزز و مکرم ہیں تو بات واضح ہوئی کہ تقویٰ اور دعا لازم و ملزوم ہیں۔ متقی ہی اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور اللہ کے حضور دست سوال دراز کرنے والا ہی تقویٰ سے مزین ہے۔

دعا بھی اللہ کی عنایت و توفیق کے بغیر نہیں مانگی جاسکتی۔ جب توفیق الہی شامل حال ہو اس وقت دعا کا کیف نرالا ہوتا ہے۔ دل کیف و مستی میں

ڈوبا ہوتا ہے اور آنکھیں ساون برسا رہی ہوتی اور بندہ، عاجز بندہ یوں سمجھتا ہے کہ میں بارگاہ خداوندی میں بیٹھا ہوں وہ میری التجائیں بڑی محبت سے سن رہا ہے اور اب مجھ پر نظر کرم فرمایا ہی چاہتا ہے۔

کسی بھی نیک اور صالح کام بشمول دعا کے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ کی اعانت و توفیق کے بغیر ہو رہا ہے۔ اگر دل میں ایسی بات ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ عمل نہ نیک ہے اور نہ صالح اور وہ دعا بھی دعا نہیں بلکہ نفس و شیطان کا فریب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّكَائِدِ النَّفْسِ وَوَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ.

تمام دینی معاملات اور دنیوی کاروبار میں سلامتی عافیت کہلاتی ہے اللہ جل جلالہ سے عافیت مانگنا گویا سب دین و دنیا خیرات و برکات مانگنا ہے اس لئے اس پروردگار عالم جل جلالہ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے دنیا و آخرت، دین و ایمان کی ہر بھلائی کا سوال کرے جب انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ کو عافیت کا سوال کرنا بڑا محبوب ہے اور پھر وہ خلوص دل سے عافیت مانگے تو یقیناً وہ احکم الحاکمین دنیا و آخرت، دین و ایمان کی ہر نعمت، ہر خیر اور ہر بھلائی عطا فرمائے گا۔

انفع الاشياء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ! بِالْدُّعَاءِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

اتحاف السادة المتقين

جلد ۵ صفحہ ۳۰

كشف الخفاء رقم الحديث (۱۲۹۷)

جلد ۱ صفحہ ۲۰۳

سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۳۸)

جلد ۴ صفحہ ۳۹۱

قال ابو عیسیٰ: هذا حديث غریب

جلد ۳ صفحہ ۲۵۹

صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۳۸)

قال الالبانی: حسن

جلد ۲ صفحہ ۶

مشكاة المصابیح رقم الحديث (۲۲۳۴)

جلد ۲ صفحہ ۲۷۸

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۶۳۳)

قال الالبانی: حسن لغیرہ

جلد ۶ صفحہ ۲۴۶

تحفة الاشراف رقم الحديث (۸۵۰۴)

کنز العمال رقم الحديث (۳۱۵۲) جلد ۲ صفحہ ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

دعا نفع دینے والی ہے ان حوادث میں جو نازل ہو چکے ہیں اور فائدہ مند ہے ان حوادث میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے۔

اے اللہ کے بندو! دعاء کا لازمی اہتمام کرو۔

-☆-

انسان ڈرتا بھی رہتا ہے اور گھبرایا بھی رہتا ہے ان مصائب و آلام سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے جو اس پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں اور اس بات پہ بھی کہ وہ گھبراہٹ کا شکار رہتا ہے کہ کہیں اس پر مزید حوادث و تکالیف نازل نہ ہو جائیں۔

ان دونوں قسموں کے ڈر سے بچنے کیلئے حضور رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں دعا کی تعلیم دی جو موجود مصائب و بلیات کو ختم کر دیتی ہے اور نازل ہونے والے رنج و الم کا مداوا بھی بن جاتی ہے۔

اسی نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آخر میں بڑے محبت

بھرے انداز سے اپنی امت کو فرمایا:

فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ! بِاللَّعْنَةِ.

اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑے رکھو۔

”عِبَادَ اللَّهِ“ کے الفاظ میں جو لطف ہے وہ اہل نسبت زیادہ جانتے

ہیں۔

گویا یہ واضح اعلان ہے کہ بندگی کا دعویٰ کرنے والو، بندگی کا قلابہ

بھی گلے میں ڈالو، بندگی کا قلابہ ہی تمہاری پہچان ہوگی اور وہ ”دعاء“ ہے۔

احسان الہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ

عَنْ سَلْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مَنْ عَبْدُهُ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	صحيح		
صحيح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی:	صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۴۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۹
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۴
سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
صحيح سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹

قال الالبانی: صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۶۷) جلد ۵ صفحہ ۳۲۶

قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۵۶) جلد ۳ صفحہ ۲۶۳

قال الالبانی: هذا حدیث حسن غریب

مصابیح السنۃ رقم الحدیث (۱۶۰۹) جلد ۲ صفحہ ۱۳۲

المسند الجامع رقم الحدیث (۳۸۶۰) جلد ۷ صفحہ ۶۷

المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۶۱۳۸) جلد ۶ صفحہ ۲۵۶

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۸۷۶) جلد ۳ صفحہ ۱۶۰

قال شعیب الارنؤوط: حدیث قوی

شرح السنۃ (للبنی) رقم الحدیث (۱۳۸۵) جلد ۵ صفحہ ۱۸۵

قال البیہقی: هذا حدیث حسن غریب

المستدرک (للحاکم) جلد ۱ صفحہ ۴۹۷

التلخیص بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۴۹۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۶۰۴) جلد ۱۷ صفحہ ۸۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ

- صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ حیا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کے آگے مانگے

کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ کچھ عطا کئے بغیر ان کو خالی لوٹا دے۔

-☆-

اللہ جل جلالہ صمد ہے، بے نیاز ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے لیکن اسے کسی کی احتیاج نہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں لَا يُسْتَلُّ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُّونَ اس ساری شانِ صمدیت کے باوجود جب بندہ، عاجز و ناچار بندہ، بے کس و بے نوا بندہ اس کے حضور ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی لوٹا دے۔

اے بندہ مومن! غفلت کی چادر پھینک دے اور اللہ کے حضور دل و جاں سے حاضر ہو جا اس کا در کرم کھلا ہے اور وہ اپنی رحمتیں لٹا رہا ہے دیکھ وہ فرماتا ہے مجھ سے مانگنے والے کو اگر کچھ نہ دوں تو مجھے شرم آتی ہے۔

اے فرزند آدم! اب صدحیف ہے تجھ پر اگر تو اس کی کرم نوازیوں سے کچھ حاصل نہ کر سکے اس کا بحر کرم تو موجیں مار رہا ہے تو ہی اپنا رخ بدل لے تو تیرا قصور ہے اس کا سحب لطف و عنایت موسلا دھار برس رہا ہے اور اگر تو ہی اپنا برتن الٹا کر دے تو اس میں تیری ہی حرماں نصیبی ہے اس کے عطا و بخشش میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔

اللہ کی رحمتیں تو متوجہ ہونے کے لئے تیار ہیں وہ ہمیں دعا کی قبولیت کی نوید بھی سنانے والی ہیں لیکن ہم اس سے کچھ مانگتے ہی نہیں۔
اَللّٰهُمَّ وَفَّقْنَا اَنْ نَطْلُبَ رِضَاكَ دَائِمًا.

بلاء اور تقدیر کی دافع دعاء ہے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا
يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

صفحہ ۳۲	جلد ۴	تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۳۵۰۲)
صفحہ ۴۴۸	جلد ۴	سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۱۳۹)
		قال الترمذی:	هذا حديث حسن غریب
صفحہ ۴۴۳	جلد ۲	صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۱۳۹)
		قال الالبانی:	حسن
صفحہ ۷۸	جلد ۸	شرح مشکل آثار	رقم الحديث (۳۰۶۸)
		قال شعيب الارنؤوط:	حديث حسن غریب
صفحہ ۲۳۶	جلد ۱	سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحديث (۱۵۳)
صفحہ ۵۱۲	جلد ۹	جامع الاصول	رقم الحديث (۷۲۳۹)
		قال الحق:	هذا حديث حسن غریب

- کتاب الدعاء للطبرانی / رقم الحدیث (۳۱) جلد ۲ صفحہ ۷۹۹
- قال الدكتور محمد سعيد البخاري: رجال اسنادہ ثقاة المستدرک للحاکم
- قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد التلخیص بذیل المستدرک
- قال الذہبی: صحیح
- المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث (۹۹۱۶) جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۲

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے۔

-☆-

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۹۰) جلد ۱ صفحہ ۳۵

- قال محمد فواد عبد الباقي: حسن
- سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۰۲۲) جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۴
- قال فواد عبد الباقي: اسنادہ حسن
- تحفة الاشراف رقم الحدیث (۲۰۹۳) جلد ۲ صفحہ ۱۳۳
- شعب الایمان رقم الحدیث (۱۰۲۳۳) جلد ۷ صفحہ ۲۵۸
- شرح مشکل الآثار رقم الحدیث (۳۰۶۹) جلد ۸ صفحہ ۷۹
- قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن فی الشواهد المعجم الكبير للطبرانی رقم الحدیث (۱۴۴۲) جلد ۲ صفحہ ۱۰۰
- شرح النزهة للبغوی رقم الحدیث (۳۴۱۸) جلد ۱۳ صفحہ ۶
- قال المحقق: حدیث حسن دون قوله وان الرجل يحرم الرزق بالذنب يصيبه
- مسند الشهاب للقضاعي رقم الحدیث (۸۳۱) جلد ۲ صفحہ ۳۵
- سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحدیث (۱۵۴) جلد ۱ صفحہ ۲۳۶
- قال الالبانی: فالخلاصة ان الحدیث حسن
- موارد القلمان رقم الحدیث (۱۰۹۰) جلد ۲ صفحہ ۲۶۸
- مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۲۸۶) جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۱
- قال حمزة احمد الزین: اسنادہ صحیح
- مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۳۷) جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶
- قال حمزة احمد الزین: اسنادہ صحیح
- مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۹
- قال حمزة احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے، دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

-☆-

لَا يَزِيدُ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ:

دعا وہ قوت ہے جس سے تقدیر میں لکھی ہوئی محرومیاں مٹ جاتی ہیں انسانی دل سے نکلی ہوئی دعا وہ تاثیر رکھتی ہے کہ وہ آسمانوں کی وسعتوں کو چیر کر لوح محفوظ تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں لکھی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

آج ہم تقدیر کار و ناروتے ہیں مصائب و آلام کے وقت جزع و فزع کا بھرپور اظہار کرتے ہیں خواہواہ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تقدیریں بدلنے کا نسخہ تو محسنِ انسانیت - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں بتا دیا۔ اگر اس نسخہ پر ہم عمل نہ کریں اس میں ہمارا قصور ہے اللہ کے فضل و کرم اور اس کے احسانات کا قصور نہیں ہے۔

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں

تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے (کلیات اقبال)

دعاء اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کی سعادت عطا فرما۔

لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ:

نیکی سے انسانی عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ رضائے الہی کی خاطر کوئی بھی عمل صالح کیا جائے اس سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے لیکن موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اجل کا لمحہ مُعَيَّن ہے۔ اس میں زیادتی و کمی نہیں پھر عمر کے اضافہ کا کیا مفہوم ہے؟

یہ دنیا دار العمل ہے عالم برزخ یعنی قبر کا جہاں دار العمل نہیں لیکن جب ایک مومن و مسلم نیک عمل کرتا ہے ایک موحد و کلمہ گو عمل صالح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بعض ایسے امور سرانجام دلواتا ہے جو قبر میں اس کے رفع درجات کا سبب بنتے ہیں اور عالم برزخ میں اس کا اجر و ثواب ملتا جاتا ہے۔ نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اولاد صالح کی نعمت سے سرفراز فرمائے جس سے اس کے قبر میں پہنچ کر بھی درجات بلند ہوتے رہیں گے اولاد اپنے والدین کیلئے استغفار کرتی ہے تو مولیٰ تعالیٰ اس کے والدین کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے یا اس نیک کام کرنے والے کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ

اس دنیا میں کوئی کام کروا جاتا ہے جو صدقہ جاریہ کا روپ دھار لیتا ہے کہ جب تک وہ چیز رہے گی اس کا اجر و ثواب مسلسل اسے ملتا رہے گا۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت میں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ
وَجْهَةً. - الانعام ۵۲/۶ -

ترجمہ:

جو اپنے رب سے صبح و شام دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے قرب
سے دور نہ کیجئے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

- ☆ -

اپنے رب تعالیٰ سے صبح و شام دعائیں مانگنے والا کس درجہ فیروز
بخت ہے ایسے خوش بخت کو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت
نصیب ہوتی ہے جسے حضور فداہ ابی دمی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت
نصیب ہو اس کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔

اے مرد مومن! اے اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیارے امتی! صبح وشام اللہ کے حضور دعاؤں کا تسلسل جاری رکھنا اس میں انقطاع نہ ہونے دینا مسلسل مانگے ہی جانا یہ قیاس نہ کرنا کہ اتنا عرصہ ہو گیا مانگتے مانگتے ابھی تک کچھ نہیں ملا کیونکہ اس اللہ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ پھیلا نا ہی اس کا بہت بڑا عطیہ ہے اس کی بارگاہ میں سوالی ہونا ہی اس کے عطا و کرم سے ہے۔

صبح وشام دعائیں مانگنے والے کیلئے یہ نعمت کیا کم ہے کہ اسے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حضوری نصیب ہوتی ہے اور جو آج نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ ہے وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھی آپ کے ساتھ ہوگا۔

وَلَا تَطْرُدْ:

دور نہ کیجئے : دور اسے ہی کیا جاتا ہے جو نزدیک ہو تو دعائیں مانگنے والا اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نزدیک ہے۔ اللہ کی رضا چاہنے والے یہ ضعفاء و مساکین اللہ کے ہاں کس درجہ وجیہ ہیں روساء قریش آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم آئیں آپ ان غرباء کو اپنے سے دور کر دیا کریں تو فوراً جبریل امین علیہ الصلاۃ

والسلام حاضر خدمت ہو کر اللہ کا یہ فرمان ذیشان پیش کر دیتے ہیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ.

اے حبیب! یہ مساکین جو صبح وشام اپنے رب سے رب کی رضا کے طالب بن کر دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے آپ سے دور نہ کیجئے۔

ان ضعفاء و مساکین کو جو مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نصیب تھی ظاہری کرو فروالے اس نسبت میں انقطاع چاہتے تھے اللہ الرحمن کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ جو اس کی رضا کا طالب بن کر دعائیں مانگے وہ دامن مصطفیٰ سے دور ہو جائے۔

اے اللہ کے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لاڈلے امتی! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی شفقتیں اور محبتیں صرف اس خیر القرون تک نہ تھیں بلکہ آپ کا فیضان عظیم قیامت تک جاری و ساری ہے۔

اللہ کی رضا کی خاطر اس سے صبح وشام دعائیں مانگنے والے ضعفاء آج بھی دامن مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں امان لیئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ نے دل کی نگاہ دی ہے تو دربار مصطفیٰ میں دیکھ لیجئے کہ کرم کا جو بن کیسا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ.

- الکہف ۱۸/۲۸ -

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی
رکھیے جو صبح و شام اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں
اسی (اللہ) کی رضا اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔

-☆-

اعجز الناس

أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ وَأَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ
بَخِلَ بِالسَّلَامِ.

تذریع الحدیث:

الحدیث صحیح

کثر العمال	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۴
الصحیح	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۵۹۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۶
قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ حسن			
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۰
قال المحققون الثلاثة: حسن			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۷۱۴)		جلد ۳	صفحہ ۳۰
قال الالبانی: حسن صحیح			
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۶۷
قال المصنف: در جالہ رجال الصحیح			
موارد الظہمان	رقم الحدیث (۱۹۳۹)		صفحہ ۴۷۷

ترجمة الحديث:

لوگوں میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے اور لوگوں میں بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔

-☆-

أَعْجَزُ النَّاسِ :

عَجَزَ - ضَعُفَ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

عجز کا معنی کمزور ہونا ہے اور قادر نہ ہونا۔

آج کمزور اسے کہتے ہیں جس کے بازوؤں میں قوت نہ ہو جس کے قوی مضحمل ہوں جو مال و منال پر قادر نہ ہو جس کے اعوان و انصار نہ ہوں اور اس کا دل صدمہ کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

لیکن محسن انسانیت سید الخلق - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے۔ مومن کا سب سے بڑا اسلحہ دعا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کیا کرتا ہے اس کا بھروسہ ذات وحدہ لا شریک پر ہوا کرتا ہے اور جو انسان دعا نہ کرے بارگاہ خداوندی میں حاضری نہ لگوائے، رحمت الہیہ کے دروازے پر دستک نہ دے وہ عاجز و کمزور ہے۔ جس سے دعا و مناجات کی توفیق چھین لی جائے وہ

ظاہری طور پر چاہے جتنا کز و فر والا ہو اسے اس بات کا احساس کرنا چاہیئے کہ مخبر صادق - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اسے عاجز و کمزور قرار دیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی نگاہ میں کمزور ہے وہ کبھی بھی طاقت ور نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنے والا شیاطین اور باطل قوتوں کیلئے ترنوالہ ہوا کرتا ہے وہ جس وقت چاہیں اسے قابو کر سکتے ہیں وجہ واضح ہے وہ قوت و طاقت سے محروم ہے، وہ کمزور اور بہت کمزور ہے آئیے دعا کرنا اپنی عادت بنالیں یہ صرف عادت ہی نہیں بندگان بھی ہے۔ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوا کرتا ہے، دعا مانگنے والا عابد کہلاتا ہے یہ قوت و طاقت سے لبریز ہوتا ہے یہ دنیاوی قوت نہیں بلکہ ربانی قوت ہے اور جو مرد مومن ربانی قوت سے آراستہ ہوا ہے ابلیس اور اسکی تمام ذرئیت شکست نہیں دے سکتی وہ اس کا رگاہ حیات میں قوی ہوتا ہے عالم برزخ میں خداداد قوت کا مالک ہوتا ہے اور عالم آخرت میں اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بھرپور ہوتا ہے۔

أَبْخَلُ النَّاسِ :

بخیل اسے کہتے ہیں جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ ضروری کاموں میں بھی مال خرچ نہیں کرتا۔ اسکی اپنی صحت بگڑنے لگے علاج

کیلئے رقم خرچ کرتے ہوئے غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسکے بچے تعلیم کے حصول کیلئے رقم چاہتے ہیں وہ مسلسل بہانے بناتا ہے یہ مبعوض آدمی ہے جو کسی کام میں بھی رقم خرچ نہیں کرتا یہ اپنی اولاد کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ دین کے کاموں میں کیسے رقم خرچ کرے گا ایسا آدمی یقیناً اللہ کی بارگاہ میں اور اسکے فرشتوں کی نگاہ میں مبعوض ہے۔

لیکن حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اپنی امت کے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے ارشاد فرمایا اس امت میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اپنے کسی بھائی کو ملتے وقت اس کی زبان سوکھ جاتی ہے اسکی گردن تن جاتی ہے وہ زبان سے السلام علیکم کا لفظ تک ادا نہیں کرتا۔ یہ الفاظ ادا کرنے میں نہ رقم خرچ ہوتی ہے نہ قوت صرف ہوتی ہے پھر بھی جو السلام علیکم نہ کہے وہ پرلے درجے کا بخیل ہے اور اس سے بھی بڑا بخیل وہ ہے جو حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں سلام نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

اے ایمان والو! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - پر درود بھیجو

اور خوب سلام بھیجو۔

سلام کو مؤکد ذکر فرمایا، یہ حکم تاکید ہے وجہ واضح ہے کہ اس حکم کو نظر انداز کرنے والے کثیر تعداد میں ہونگے اور جو آدمی اللہ کے موکد حکم کو نظر انداز کرے وہ سعید لوگوں کی فہرست سے دور ہوتا چلا جاتا ہے تو وہ آدمی یقیناً بہت بڑا بخیل ہے جو دن کے کسی لمحہ میں بھی بارگاہ خیر الوری - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کا نذرانہ نہ پیش کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی تعلیمات اور نبوی ہدایات علی صاحبہا افضل التحیات واکمل التسلیمات پر عمل کی سچی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے لبریز

إِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۱۸۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۰
شرح السنۃ للبیہقی	رقم الحديث (۱۳۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۶
کنز العمال	رقم الحديث (۳۱۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۳
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۶۳۶)			
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا، حیا والا اور کرم فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرے پھر وہ ان ہاتھوں میں خیر و بھلائی نہ رکھے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے اس کا کرم بے حد و بے حساب ہے۔ اللہ کا بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس رحیم و کریم کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اس کا حساب کرم کھل کر برسنے لگتا ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دعا مانگنے والے، اس سوالی کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔ خیر و برکت اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عنایاتِ کریمانہ سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پاک میں اپنے لطف و کرم کو جس انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے اس کے دینے کے لیے اس کی رحمت کی بے تابی کو دیکھا جاسکتا ہے۔

يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا. (الحديث)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرے اور وہ اللہ ان ہاتھوں میں خیر نہ رکھے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں سے ہم سب کو سرفراز فرما جب تیرا حساب کرم کھل کر برس رہا ہو ہمیں بھی اپنے اپنے دامن بھرنے کی سعادت عطا فرما۔

جب تیری عنایات کے دریا کی موجیں ابھر رہی ہوں ہمیں بھی اپنے اپنے
کشکول بھرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ وَلِيُّ التَّوْفِیْقِ.

رضائے الہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صفحة ۶۹۳	جلد ۲	رقم الحديث (۲۲۳۸)	مشكاة المصابيح
صفحة ۲۳۲	جلد ۵	رقم الحديث (۳۳۸۳)	سنن الترمذی
صفحة ۳۸۴	جلد ۳	رقم الحديث (۳۳۷۳)	صحیح سنن الترمذی
		حسن	قال الالبانی:
صفحة ۲۹۹	جلد ۴	رقم الحديث (۳۸۲۷)	سنن ابن ماجہ
		الحديث حسن	قال محمود محمد محمود:
صفحة ۲۵۲	جلد ۳	رقم الحديث (۳۱۰۰)	صحیح سنن ابن ماجہ
		حسن	قال الالبانی:
صفحة ۲۰۰	جلد ۱۰	رقم الحديث (۹۲۱۸)	المصنف لابن ابی شیبہ
صفحة ۲۹۲	جلد ۹	رقم الحديث (۹۶۸۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:

فتح الباری	جلد ۱۱	صفحہ ۹۵
اتحاف السادة المتقين	جلد ۵	صفحہ ۳۰
تحفة الاشراف	جلد ۱۱	صفحہ ۸۲
مصباح النہ	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
مسند الامام احمد	جلد ۹	صفحہ ۲۸۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اللہ سے سوال نہ کرے، اس سے دعائیں نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

-☆-

دنیا میں بڑے بڑے سخی ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے، استاد شاگرد کے لئے، ماں باپ اولاد کے لئے، بھائی بھائی کے لئے، دوست دوست کے لئے سخی ہیں لیکن دنیا میں ایسا کوئی سخی نہیں کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جائے۔ ہاں بار بار سوال کرنے سے بڑے سے بڑا سخی اکتا جاتا ہے لیکن اللہ وحدہ لا شریک کی شان سب سے جدا ہے اس سے جو نہ مانگے، سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کے اسماء حسنی میں ایک رحمن ہے اور دوسرا رحیم ان کے متعدد معانی ہیں ان ہی سے ایک یہ ہے:

الرَّحْمَنُ إِذَا سُئِلَ أَعْطَى وَالرَّحِيمُ إِذَا لَمْ يُسْأَلْ غَضِبَ.

رحمن وہ ہے جب اس سے مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر اس سے نہ مانگا جائے ناراض ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک اور درج بالا رحیم کے معنی سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ اگر اس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے۔

ہم کیسے بندے ہیں کہ اپنے اللہ سے مانگتے ہی نہیں ہم کیسی مخلوق ہیں کہ اپنے خالق کے حضور دست سوال دراز ہی نہیں کرتے ہم کیسے مومن ہیں کہ جس ذات اقدس پر ہمارا ایمان ہے کہ وہی ہمارا خالق و معبود ہے ہم اسے راضی کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے لمبے چوڑے جتن نہیں بلکہ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس کے حضور دعائیں مانگنا ہے اور مسلسل مانگنا ہے اس کا یہ ارشاد ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے:

جو مجھ سے نہ مانگے میں اس سے ناراض ہوتا ہوں۔

جنت کے لازوال انعامات

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قَرَّةٍ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. - السجده ۳۲/۱۶، ۱۷-

ترجمہ:

ان (خوش نصیب) افراد کے پہلو ان کے بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں (غضب الہی سے) ڈرتے ہوئے اور اسکی (دائمی انعامات کی) امید رکھتے ہوئے کوئی نفس نہیں جانتا جو انعامات ان کیلئے چھپا کر رکھے گئے ہیں جن سے انکی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ و جزا ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

اجابت دعا کی صورتیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ أَوْ قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۵
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۸	
قال الالبانی:	حسن صحیح		

المستدرک	رقم الحدیث (۱۸۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۰
المستدرک	رقم الحدیث (۱۸۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۳
قال المحقق:	هذا حدیث صحیح الاسناد		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۰۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے:

- ۱۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔
- ۲۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔
- ۳۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کے برابر کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے عرض کی:

(یا رسول اللہ) تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا

و بخشش تمہارے دعائیں مانگنے سے بہت زیادہ ہے۔

آج دعائیں مانگی جاتی ہیں پھر ان کی قبولیت کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اگر حسب خواہش اثرات نظر نہ آئیں تو کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں کرتا۔

درج بالا فرمان رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے اب ایسا تصور دل سے نکال دینا چاہیے۔

وہ قادر و قیوم اللہ تعالیٰ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کی شان ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اگر وہ دعا نہ بھی قبول فرمائے تو پھر بھی ہمارا شکوہ بنتا نہیں شکوہ تو اس سے ہو جس پر کوئی احسان کیا ہو ہم خاک کے پتلے خود اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ڈوبے ہوئے ہیں اس کریم اللہ نے ہم پر وہ احسانات کیے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن وہ ”الصمد“ پھر بھی ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اس کے قبول کرنے کی تین صورتیں ہیں:

- ۱۔ جو دعا مانگی جائے وہی بعینہ عطا فرمادے۔
- ۲۔ جو دعا مانگی جائے اس کو یوم آخرت کیلئے ذخیرہ کرے اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ ہم پر کس درجہ مہربان ہے ہم صرف زبان کو حرکت دیتے ہیں اور

اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں وہ اسے بھی رد نہیں کرتا بلکہ وہ اکثر ہماری اس خواہش کو وہ قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ فرمالیتا ہے اس دنیا کی اشیاء فانی حادث ہیں لیکن اللہ الکریم کی رحمت جب کرم کرتی ہے تو اس چیز کو ذخیرہ کر کے عالم الآخر پہنچا دیتی ہے جہاں ہر ناپائیدار چیز جا کر پائیدار بن جاتی ہے۔ فانی بھی لا فانی ہو جاتی ہے اور ابد الابد تک رہتی ہے۔

۳۔ جو دعا مانگی اتنی مقدار مصیبت دور کر دی گئی۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے۔ مصیبت نازل ہو رہی ہے دعا مانگنے والے نے دعا مانگی اسے اس مصیبت کا شعور تک نہیں اگر یہ مصیبت آ جاتی تو شاید اس کی ساری زندگی پھیکی ہو جاتی اور اس کے ایام حیات درد و کرب میں گزرتے لیکن دعا مانگنے والے نے کوئی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ چیز دینے کی بجائے اتنی مقدار مصیبت کو دفع کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے اور اس کے لطف و کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ دعا مانگنے والے کو بے صبر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اگر جو نعمت وہ مانگ رہا تھا نہیں ملی تو پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کریم اللہ نے اتنی مقدار میں کوئی مصیبت دور کر دی ہے یا اسے آخرت کیلئے ذخیرہ فرمالیا ہے۔

بندے کی خواہش ہی ہوتی ہے کہ میں جو مانگ رہا ہوں یہی مجھے عطا ہو لیکن بندہ مستقبل کو نہیں جانتا ممکن ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز نقصان دہ ہو۔

عَسَىٰ أَنْ تَحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّهُمْ.

دعا قبول کرنے والا ”اللہ“ قریب ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
-البقرة ۱۸۶/۲-

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) جب آپ سے میرے بندے میرے
بارے میں پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں؟ تو آپ انہیں فرمادیجئے) بیشک
میں ان کے قریب ہوں۔ جب بھی کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو میں اسکی
دعا کو قبول کرتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں
تاکہ وہ رشد و ہدایت پا جائیں۔

-☆-

حضور ضیاء الامۃ - رحمۃ اللہ علیہ - اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے

تحریر فرماتے ہیں:

کتنی پیاری آیت ہے ہجومِ بلا میں، طوفانِ مصائب میں، گردابِ
ہلاکت میں گھرے ہوئے شکستہ دل اور پریشان انسان کے لیے ان چند
لفظوں میں اطمینان و سکون کا کیا روح پرور پیغام ہے۔

آپ غور فرمائیے! ”إِنِّي قَرِيبٌ“

کے دو لفظوں میں راحت و اطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی
ہے۔ کسی فصلِ بہار کی نسیمِ سحر میں، کسی ابر نیساں کے حیات بخش قطروں میں
وہ اثر کہاں جو اثر ان دو لفظوں میں ہے! دکھ و درد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا
مالک، میرا خالق مجھ سے الگ تھلگ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم
نہ ہو، رنج و الم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، بالکل قریب، نزدیک ہے، رگ
جاں سے بھی زیادہ نزدیک تو اسے کتنا قرار آ جاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی
ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوتِ گویائی کو
اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں، افکار اور اندیشوں کے وہ نازک و لطیف
آگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے ان سب کو وہ جانتا
ہے۔ وہ قادر بھی ہے رحمن و رحیم بھی تم دستِ دعا دراز تو کرو، تم دامنِ طلب
پھیلا کر تو دیکھو تم دل کے ہاتھوں سے اس کے در رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے
گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی

ہوئی قسمت لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا۔ اسی طرح سر نیاز اس کے درِ اقدس پر جھکائے رکھنا۔ اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔ رُشد و ہدایت پا جاؤ گے کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔ - ضیاء القرآن جلد اوّل -

دعا مانگنے کا طریقہ

ہر در سے مانگنے اور سوال کرنے کا طریقہ ہوتا ہے ہم تو احکم الحاکمین کے بندے اور اس کی عاجز مخلوق ہیں ہم تو اسی وحدہ لا شریک سے التجائیں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس رب العالمین کے دربار سے دعائیں کرنے کے بھی کچھ طریقے اور سلیقے ہیں۔ یوں تو اس ذاتِ رحمن و رحیم سے جیسے بھی مانگیں وہ دیتا ہے لیکن اگر کچھ چیزوں کا خیال رکھ کر عرض کریں گے تو اس کے دینے کا انداز بھی نرالا ہوگا۔

پاک جسم

جس زبان سے الفاظ نکلتے ہیں اس زبان کا پاک ہونا ضروری ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے یہ زبان آلودہ ہو جاتی ہے اس لئے ان عادات قبیحہ سے بچنا نہایت اہم ہے۔

دعاء صرف زبان سے کافی نہیں ہوتی بلکہ دل کا ہمنا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس دل کا پاک ہونا بھی نہایت اہم ہے، حسد کینہ بغض حرام خوارک دل کا روگ ہیں ان چیزوں سے دل کو صاف کر کے اللہ کے حضور التجائیں کرنی چاہیں۔

یہ زبان اور دل جس جسم میں ہیں اس سارے جسم کا ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ پلیدیاں یہ نجاستیں ہماری دعاؤں سے قوت پر واز چھین لیتی ہیں ان نجاستوں کے ہوتے ہوئے دعا محض الفاظ کا بے جان مجموعہ ہوتی ہے جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں۔

اس ضمن میں رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم - کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ . وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُذْيُ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۸
فتح الباری		جلد ۹	صفحہ ۵۱۸
مسند الداری	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۳۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۶۳۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۲
قال للبیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ (للبنیوی)	رقم الحديث (۲۰۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۷
قال البیہقی:	هذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحديث (۳۲۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۸۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اے اولاد آدم! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ اس نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ رسولوں سے اس نے فرمایا: اے گروہِ مرسلین! تم کھاؤ طیب و طاہر رزق اور عمل صالح کرو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم (پاکیزہ) عمل کرتے ہو۔

اور اس نے ایمان والوں سے فرمایا:

اے ایمان والو! وہ طیب و طاہر رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا: اس کے بعد حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کر کے کہیں پہنچتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے بال پر اگندہ، اس کے کپڑے غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف

بلند کر کے دعا مانگتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (میری فریاد سن) حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کمائی کا، پینا حرام کمائی کا، لباس حرام کمائی کا (الغرض) اس کی غذا بھی حرام کمائی کی (تو سنو) ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو۔

-☆-

قبولیت دعا کے لئے زبان و دل، جسم و جاں اور لباس کا ظاہری و معنوی نجاستوں سے پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔

حضور ضیاء الاسلام والمسلمین - رحمۃ اللہ علیہ - درج بالا حدیث کی تشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں:

اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو جائے تعجب نہیں بلکہ تعجب و حیرت تو اس کی رحمت بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد سن لیتا ہے۔

- ضیاء القرآن جلد اول -

پاک جگہ

جس جگہ دعاء مانگی جائے اس کا اپنا اثر ہے جس جگہ ذکر و فکر کی محفلیں منعقد ہوں، کلام الہی کی تلاوت ہو، سربندگی جھکائے جاتے ہوں اس کا بہت بہتر اثر ہے۔

اس کے برعکس وہ جگہ جو ظاہری و حکمی نجاستوں سے آلودہ ہو، برائی اور بدی کا مرکز ہو وہاں دعا کا اثر اللہ ہی بہتر جانے کیسا ہو۔

اس ضمن میں یہ بات مد نظر رہے

حضور رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے دنیا میں تشریف لانے سے صدیاں پہلے ایک بستی پر بوجہ ان کی نافرمانیوں کے عذاب الہی نازل ہوا وہ بستی تباہ و برباد ہو گئی۔ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا ایک مرتبہ اس تباہ شدہ بستی سے گزر رہا تو حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے حکم فرمایا جلدی جلدی اس علاقہ سے گزر جاؤ۔

جہاں ایک مرتبہ اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو اس کا اثر اس علاقہ اور

بستی پر صدیوں تک رہتا ہے تو جہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوں وہاں ان رحمتوں کا اثر بھی صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے کے لئے اس جگہ کو منتخب کرنا چاہیئے جہاں اس کی رحمتیں نازل ہوئی ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - اور حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - کا تذکرہ ملتا ہے حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت میں تھیں حضرت زکریا - علیہ السلام - نے ان کے لئے ایک عبادت گاہ بنادی تھی وہ عبادت گاہ باہر سے مقفل ہوتی اور حضرت مریم اس میں اپنے پروردگار کی بندگی میں مگن رہتیں۔ اب قرآنی الفاظ سنئے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا
قَالَ يَمْرُئِمُ أَنَّى لَكَ هَذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

جب بھی حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - کی عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ) پاتے آپ نے حضرت مریم سے فرمایا یہ رزق تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے؟ آپ نے عرض کی یہ اللہ کے پاس سے آتا

ہے۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے اللہ کی مقبول بندی، حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - پر اللہ کی عنایاتِ خسرانہ کو دیکھا تو آپ نے اس موقع محل کو غنیمت جانا اور اسی محراب - عبادت کی جگہ - میں آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے کیونکہ اس جگہ کی نسبت مقبول بارگاہِ الہی، حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - سے ہو چکی تھی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

وہیں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے اپنے پروردگار سے دعا کی انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اپنی جنابِ خاص سے پاکیزہ اولاد عطا فرما یقیناً تو ہی دعا سننے والا ہے۔

پاکیزہ جگہ، محرابِ مریم میں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - بارگاہِ لم یزل میں دست بدعا ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور جو کچھ انہوں نے مانگا تھا وہ انہیں عطا فرمادیا گیا۔

قرآن کریم اس قبولیت دعا کو یوں بیان فرماتا ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ

يُشْرِكُ بِحَيِّی مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ.

فرشتوں نے آپ کو ندادی اس حالت میں کہ آپ محراب میں مصروف عبادت تھے یقیناً اللہ خوشخبری دیتا ہے آپ کو (ایک فرزند) یحییٰ کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان کی، سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے دور رہنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین سے۔

دیکھئے! حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - پاکیزہ اور طیب جگہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فوراً ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے دعا مانگنے کیلئے کسی پاکیزہ جگہ کا انتخاب کریں۔

بزرگانِ دین کے مزارات پر انوار کے پاس دعا مانگنے میں یہی حکمت کارفرما ہے کہ ان کے وجود مسعود کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرماتا ہے۔

جہاں حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - چند دن قیام کریں وہاں ایک اللہ کا نبی اپنے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے تو جہاں کوئی مقبول بارگاہِ الہی لیٹا ہوا ہو۔ اس کا مزار پر انوار ہو۔ تو وہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

ماننے والے اگر ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے پروردگار سے دعائیں کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اے اللہ! اے قادر و قیوم اللہ! ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اے خالق و مالک! اے پاک پروردگار! ہمیں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! اے رب العالمین! جہاں تیرے کسی مقبول بندے کے قدم لگے ہوں، چند دن اس نے تیری بندگی کا کیف لیا ہو یا جہاں تیرا کوئی مقبول بندہ ابدی نیند سویا ہوا ہو اس کا مزار پر انوار ہو اس مبارک جگہ ہمیں اپنی بارگاہ سے مانگنے التجائیں کرنے اور دعائیں مانگنے کی توفیق ارزانی فرما۔

آمِنْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِرُكَّةِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَبِرُكَّةِ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

بہتر وقت

سب وقت اللہ کے ہیں اور جس وقت بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ سنتا ہے لیکن کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن کی بزرگی اور شرفِ مسلم ہے ایسے اوقات شریفہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے جیسے

۱۔ ماہِ رمضان

۲۔ جمعۃ المبارک

۳۔ رات کا درمیانی اور آخری حصہ

رمضان المبارک خیرات و برکات سے بھرپور مہینہ ہے اس کی ہر ساعت قابلِ قدر ہے ایسے عظیم مہینہ میں کسی وقت بھی دعا مانگنا فائدہ سے خالی نہیں اس ماہِ مبارک میں شیطان مقید ہوتا ہے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں اور جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں رحمتِ الہی جو بن پر ہوتی ہے اور اللہ کی بارگاہ کا کوئی بھی سوالی محروم نہیں رہتا۔

جمعۃ المبارک یومِ مشہود ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس دن بکثرت

نازل ہوتے ہیں اور انسانی اعمال بارگاہِ خداوندی میں خصوصیت سے پیش کئے جاتے ہیں ایسے مبارک دن میں اگر بندہ اپنے اللہ سے دست بدعاء ہو تو فرشتے اس کی دعا پر آمین، آمین کہتے رہتے ہیں اور پھر بارگاہِ خداوندی میں اس کے سوالی ہونے کی گواہی بھی دیتے ہیں اور اس کی سفارش بھی کرتے ہیں۔

اور جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جس میں جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اے بندہ مومن! اس دن اہتمام سے اپنے پروردگار سے دعا مانگ ہو سکتا ہے جس گھڑی تو دعا مانگ رہا ہو وہ مقبولیت کی گھڑی ہو۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں رات کا آخری تیسرا حصہ سب سے بہتر وقت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳
قال البيهقي:	رواء البخاري في الصحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۹۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۷
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۴
قال الترمذی:	حدیث ابی ہریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۶

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الداری	رقم الحدیث (۱۵۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۲
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۱۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۰
قال حسین سلیم اسد:	رجالہ ثقات		
الموطا لامام مالک	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۶
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۳۲)	صفحہ ۲۹۷	
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۳۷۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۷۲۳
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۳۷۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۷۲۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی ہو نزول اجلال فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے

والا میں اسے عنایت فرماؤں۔ ہے کوئی مجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔

-☆-

غور فرمائیے پروردگار عالم جل جلالہ خود فرما رہا ہو مجھ سے مانگو، مجھ سے سوال کرو، مجھ سے مغفرت کی بھیک مانگو اگر ان گھڑیوں کو خواب غفلت کی نذر کر دیا جائے تو یہ حرماں نصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ ازلی سعادتوں کا امین ہے وہ شخص جو ان رحمت بھری گھڑیوں میں اپنے اللہ سے دست بدعا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا لطف و کرم ہے کہ اس نے ہم جیسے گناہگاروں اور غافلوں کے لئے وقفہ وقفہ سے ایسے لمحات عطا فرمادیئے جن میں تھوڑا سا بھی مانگنے سے اللہ بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔

آئیے ان لمحات کی قدر کریں۔ علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ ہر مسلم کو اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرمائے۔ جن گھڑیوں میں دعا قبول ہوتی ہے ان میں سے چند کا ذکر آخری صفحات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے در سے لو لگانے کی سعادت عطا فرمائے۔

نیت صالحہ

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِأَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ
هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَمَنْ كَانَتْ
هَجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۱۳۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحديث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح - مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحديث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحديث (۶۶۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحديث (۷۴۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۸
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحديث (۴۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحديث (۴۲۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۶۲۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۴۳۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۱۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۳
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۱۷۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
اسنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۸۱۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
اسنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۷۳۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۸
اسنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۸۹۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۰
اسنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۱۲۹۰۷)	جلد ۶	صفحہ ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا لایمام مالک بروایۃ الامام محمد / رقم الحديث (۹۸۱)			صفحہ ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۰۰)

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

معرفة السنن والآثار رقم الحدیث (۵۸۵)

معرفة السنن والآثار رقم الحدیث (۵۸۷)

معرفة السنن والآثار رقم الحدیث (۵۸۸)

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)

شرح مشكل الآثار رقم الحدیث (۵۱۰۷)

قال شعيب الارنؤط: اسنادہ صحیح علی شرط الثمینی

مسند ابی داود الطیالسی رقم الحدیث (۳۷)

صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث (۱۴۲)

صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث (۱۴۳)

سنن الدار قطنی رقم الحدیث (۱۲۸)

تاریخ بغداد رقم الحدیث (۳۸۹۷)

سنن النسائی

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۷۵)

قال الالبانی: صحیح

سنن النسائی

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۳۴۳۷)

قال الالبانی: صحیح

سنن النسائی

جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

جلد ۱ صفحہ ۲۶۰

جلد ۱ صفحہ ۲۶۱

جلد ۱ صفحہ ۲۶۱

جلد ۸ صفحہ ۹۱

جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶

صفحہ ۹

جلد ۱ صفحہ ۷۳

جلد ۱ صفحہ ۷۴

جلد ۱ صفحہ ۴۶

جلد ۹ صفحہ ۳۴۵

جلد ۱ صفحہ ۵۸

جلد ۱ صفحہ ۳۳

جلد ۶ صفحہ ۱۵۸

جلد ۲ صفحہ ۴۷۹

جلد ۷ صفحہ ۱۳

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۳۸۰۳) جلد ۳ صفحہ ۱۴

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف ہی ہے۔

پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تاکہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمائیے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی، اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللہیت

کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تروتازہ ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ”اللہ“ بھی مل جاتا ہے۔ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف جارہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الہی بھی ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کا یہ ارشاد گرامی ہم سب کو اپنی نیتیں درست کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ اعمال صالحہ میں جب تک اخلاص وللہیت پیدا نہ ہو اس وقت تک ان کی بارگاہِ الہی میں کوئی حیثیت نہیں۔ دعاء اعمال صالحہ کی جان ہے، دعاء عبادت ہے اور جب تک اس دعا مانگنے والے میں اخلاص پیدا نہ ہوگا یہ دعا دعا نہ ہوگی ہو سکتا ہے یہ اس کیلئے وبال جان بن جائے۔

مثلاً ایک آدمی دعا مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی نعمتیں مانگ رہا ہے اس سے عافیت کا سوال کر رہا ہے جنت کی درخواست کر رہا ہے لیکن اس کا دل یہ کہہ رہا ہے کہ لوگ مجھے کہیں یہ بہت نیک اور اچھا آدمی ہے اور دعائیں مانگتا رہتا ہے اس آدمی کا صرف یہی خیال اس دعا کے حسن کو ختم کر دے گا۔ جب تک دعا مانگنے والے میں اخلاص وللہیت پیدا نہ ہوگا دعا بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہ ہوگی۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنْ مُسْمِعٍ وَلَا مُرَاءٍ وَلَا لَاعِبٍ وَلَا ذَا عِ إِلَّا دَاعِيًا دُعَاءَ ثَبَّتًا مِنْ قَلْبِهِ.

تخریج :

الاشرح صحیح

الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶)

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶) صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی: صحیح الاسناد
کتاب الزهد لولیع بن الجراح / رقم الحدیث (۳۰۵) جلد ۲ صفحہ ۵۷۹
قال المحقق: هذا سند صحیح

ترجمہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ کسی ریاء و سُمعہ والے کا عمل قبول نہیں کرتا اور نہ کسی کھینے والے کا اور نہ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے مگر یہ کہ دعا مانگنے والا ایسی دعا مانگے جو اس کے دل میں پیوست ہو۔

-☆-

علامہ قرطبی مفسر قرآن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ شَرْطِ الدَّاعِي أَنْ يَكُونَ عَالِمًا بِأَنْ لَا قَادِرَ عَلَى حَاجَتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ الْوَسَائِطَ فِي قَبْضَتِهِ وَمُسْخَرَةً بِتَسْخِيرِهِ وَأَنْ يَدْعُوَ بِنَيْتَةٍ صَادِقَةٍ وَحُضُورِ قَلْبٍ.

- الجامع لاحکام القرآن ۲/۳۱۱ -

اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنے والے کیلئے شرط یہ ہے کہ

وہ اس بات کو جانتا ہو کہ اس کی اس حاجت برآری پر سوائے اللہ

کے کوئی قادر نہیں ہے اور تمام وسائل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اسی کی تسخیر سے مسخر ہیں اور وہ نیت صادقہ اور حضور قلب سے دعا مانگے۔

قبلہ رُخ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
بَدْرِ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ
نَبِيُّ اللَّهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۷۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۹۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۳
مسند ابی حوائج	رقم الحدیث (۶۶۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی:	حسن		

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۴
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
السنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحدیث (۱۲۸۴۳)	جلد ۶	صفحہ ۵۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح			
المصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحدیث (۱۸۵۳۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۶۵
دلائل النبوة		جلد ۳	صفحہ ۵۲-۲۱
جامع البیان (للطبری)	رقم الحدیث (۱۵۷۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے

جب یوم بدر کو (میدان بدر میں) حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے مشرکین کی طرف دیکھا اور انکی تعداد ایک ہزار تھی اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صحابہ تین سو انیس تھے تو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے قبلہ کی طرف رخ انور فرمالیا پھر اپنے ہاتھوں کو دراز کر دیا تو اپنے رب کو بلند آواز سے پکارنا شروع کر دیا۔

-☆-

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے غزوہ بدر کے موقع پر دعا مانگنے کیلئے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کر لیا۔

صلاة کی ادائیگی کیلئے بھی قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔ دعا چونکہ عبادت ہے اس لئے دعائیں بھی عموماً قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید - رضی اللہ عنہ - سے مروی حدیث پاک جو صلاۃ استسقاء میں ہے یہ الفاظ بھی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّيُ وَإِنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ رِجَاءِهِ.
حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صلاۃ استسقاء کی ادائیگی کیلئے مصلیٰ کی طرف نکلے جب آپ نے دعا مانگی یا جب آپ دعا مانگنے لگے تو قبلہ کی طرف رخ انور کر لیا اور اپنی چادر کو پھیر دیا۔

دعا کے وقت قبلہ شریف کی طرف رخ کرنا مستحسن تو ہے لازمی نہیں۔ دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کسی بھی وقت اور کسی بھی حالت میں مانگا جاسکتا ہے وہ ہر حالت میں سنتا ہے ہاں جب بھی دعا مانگی جائے روح دعا انکساری و عاجزی چاہیے۔ جب خشوع و خضوع سے نہایت انکساری سے دعا مانگی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے لطف و کرم سے اس دعا کو قبول فرمائے گا۔

امام بخاری - رضی اللہ عنہ - صحیح البخاری میں باب باندھتے ہیں:

بَابُ : الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ شریف کی طرف رخ کیے بغیر دعا

اس کے تحت ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

بَيْنَا النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَخْطُبُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِينَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ

وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى

الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ ، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ : ادْعُ اللَّهَ

أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرَقْنَا فَقَالَ "اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ

السَّحَابُ يَنْقَطِعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمَطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ .

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۳۳۲) جلد ۳ صفحہ ۱۹۹۵

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۵۹۰۲) جلد ۳ صفحہ ۱۶۵۶

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۱۹۵۸) جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۳

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۸۸۴)

جلد ۱۱ صفحہ ۳۶

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۹۵۰)

جلد ۱۱ صفحہ ۶۵

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

مصباح السنۃ رقم الحدیث (۴۶۱۷)

جلد ۴ صفحہ ۱۰۳

قال المحقق: متفق علیہ

کنز العمال رقم الحدیث (۲۳۵۳۸)

جلد ۸ صفحہ ۴۳۷

شرح السنۃ رقم الحدیث (۱۱۶۸)

جلد ۴ صفحہ ۴۱۵

قال البغوی: هذا حدیث متفق علی صحیحہ

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۹۷)

جلد ۶ صفحہ ۱۷۰

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۶۳۳۲)

جلد ۳ صفحہ ۴۹۳

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۶۳۳۶)

جلد ۳ صفحہ ۴۹۴

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۶۳۴۴)

جلد ۳ صفحہ ۴۹۷

سن النسائی رقم الحدیث (۱۵۲۳)

جلد ۳ صفحہ ۱۶۳

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۱۵۲۶)

جلد ۱ صفحہ ۴۹۳

قال الالبانی: صحیح

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۵۹۶)

جلد ۱ صفحہ ۱۷۸

مجمع الزوائد (عبد اللہ بن عباس) رقم الحدیث (۳۲۸۵)

جلد ۲ صفحہ ۴۵۴

صحیح البخاری رقم الحدیث (۹۳۳)

جلد ۱ صفحہ ۲۷۷

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۰۳۳)

جلد ۱ صفحہ ۳۰۹

الاذکار رقم الحدیث (۴۶۸)

صفحہ ۲۱۵

صحیح الاذکار	رقم الحدیث (۲۱۴)	صفحہ ۲۳۴
سنن النسائي	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد ۳ صفحہ ۱۶۴
صحیح سنن النسائي	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۱ صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح	
اتحاف السادة المتقين		جلد ۷ صفحہ ۱۹۵
فتح الباری	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	جلد ۸ صفحہ ۷۲۹

ترجمة الحديث:

حضرت انس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ اس دوران کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - یوم الجمعہ کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے (حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا فرمائی) آسمان پر بادل چھا گئے ہم پر بارش نازل کر دی گئی یہاں تک کہ آدمی کا اپنے گھر پہنچنا مشکل ہو گیا تھا۔ آئندہ جمعہ تک بارش کا نزول ہوتا رہا۔

(آئندہ جمعہ دوران خطبہ) وہی آدمی کھڑا ہوا یا کوئی اور عرض کی (یا رسول اللہ!) اللہ سے دعا مانگیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو پھیر دے ہم غرق ہوا چاہتے ہیں۔

تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا مانگی

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا.

اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش ہو اور ہم پر بارش نہ ہو۔
اتنی دعا مانگنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ کے گرد پھٹنا شروع ہو گئے اور اہل مدینہ پر بارش کا نزول موقوف ہو گیا۔

☆ -

ان دونوں مواقع پر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے بارش کی دعا مانگی تو حضور منبر پر ہی جلوہ افروز رہے۔

اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ منبر پر بیٹھے ہوئے قبلہ رخ نہیں ہوا جاتا بلکہ عوام کی طرف رخ ہوا کرتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔

ابو عبد الرحمن جیلانی العروسی لکھتے ہیں:

وَمِنْ الْمَعْلُومِ أَنَّ الْخُطِيبَ يَكُونُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ فِي حَالِ خُطْبَتِهِ وَذَلِكَ لِإِلْشَارَةِ إِلَى أَنَّ الْإِسْتِقْبَالَ لَيْسَ بِإِلْزَامٍ.

-الدعا و منزلتہ من العقيدة جلد اول صفحہ ۲۰۷-

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خطیب خطبہ کی حالت میں قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے ہوتا ہے (اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا) اور یہ بھی اشارہ ہے کہ دعا میں استقبال القبلة لازم نہیں ہے۔

جب دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں نیز امام بخاری نے باب
الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ذکر کر کے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے
قبلہ کی طرف منہ کیئے بغیر دعا کرنا بھی سنتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
ہے اب دعا کیلئے قبلہ رخ کو ضروری قرار دینا مداخلت فی الدین ہے اور خود
شارع بننا ہے حالانکہ اہل ایمان کے نزدیک غیر مشروط اطاعت و اتباع
صرف حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی ہے۔

اب ان افراد کو ہزار بار سوچنا چاہئے جو روضہ رسول - صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - پر حاضری دینے والے مسلمین پر جب وہ روضہ اقدس کی طرف
رخ کر کے دعا مانگتے ہیں تو زبردستی انکار رخ پھیر دیتے ہیں اور مختلف قسم کے
القابات سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھیے روضہ اقدس پر حاضری دینے والوں
کے رخ روضہ اقدس سے پھیر دینا مداخلت فی الدین ہے اور حضور - صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات سے انحراف ہے۔

خشوع و خضوع سے

وَزَكْرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ
الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ. إِنَّهُمْ
كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا
خَاشِعِينَ. - الانبياء - ۹۰ -

ترجمہ:

اور یاد کیجئے حضرت زکریا کو جب انہوں نے اپنے رب کو ندادی
(عرض کی) اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو ہی بہتر وارث ہے تو ہم
نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور ہم نے انہیں یحییٰ (علیہ السلام) بیٹا عطا فرمایا
اور ہم نے ان کی خاطر ان کی اہلیہ کو تندرست کر دیا۔ بیشک وہ نیکیاں کرنے
میں بہت تیز رفتار تھے اور وہ ہم سے دعائیں مانگا کرتے تھے امید و خوف
سے اور وہ ہماری خاطر عجز و نیاز کیا کرتے تھے۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کے پاس اولاد نہ تھی آپ کا سینہ مبارک فیضان نبوت سے لبریز تھا انہیں تنہائی کا احساس ہوا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے اور عرض کی:

رَبِّ لَا تَزِرْنِي فَرْدًا.

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔

مجھے ایک فرزند عطا فرما جو فیضان نبوت کا امین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ایک بیٹا عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء میں ان کی اس دعا اور اجابت دعا کے بعد ان الفاظ میں ان کا ذکر کرتا ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَآ رَغْبًا
وَرَهْبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ.

یہ نبوت کا گھرانہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتا تھا امید و خوف کے ملے جلے جذبات میں وہ دعائیں مانگا کرتا تھا اور وہ ہماری خاطر خشوع و خضوع کا پیکر تھا۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان

کا یہ وصف ہے کہ وہ خشوع و خضوع سے لبریز تھے۔ آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں خشوع و خضوع سے دعا مانگیں عاجزی کے وصف سے متصف ہو کر مانگیں جب ہم اس کی بارگاہ میں قلب و قالب سے جھک جائیں گے تو وہ یقیناً دعا قبول فرمائے گا۔

عزم و یقین کے ساتھ

بندہ جب بھی اللہ سے دعاء مانگے تذبذب کی کیفیت سے باہر نکل کر مانگے اور جب بھی مانگے پورے یقین اور اعتماد سے مانگے۔ یہ احکم الحاکمین جل جلالہ کا در ہے اس در پر دست سوال اس یقین محکم کے ساتھ پھیلا نا چاہیئے کہ یہ ضرور ہماری دعائیں قبول فرمائے گا اور ہماری التجاؤں پر خصوصی توجہ فرمائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۵۳۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۲
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۹۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۲
قال الترمذی:	هذا حديث غریب		

صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۴۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۴
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۱۸۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۴
قال الحاکم:	حديث مستقیم الاسناد		
سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحديث (۵۹۴)		جلد ۲	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	حديث مستقیم الاسناد		
المعجم الاوسط	رقم الحديث (۵۱۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۷
اتحاف السادة		جلد ۵	صفحہ ۳۹
مصنوع السنة	رقم الحديث (۱۶۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب بھی اللہ سے دعا کرو تو اس یقین سے مانگو کہ وہ تمہاری دعاء ضرور قبول فرمائے گا اور سن لو! اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ دل سے نکل رہی ہو۔

-☆-

دعاء اس تذبذب سے بھی نہ مانگی جائے کہ اسے مانگنا ہی نہ کہا جائے جیسے کوئی یہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو

چاہتا ہے تو مجھے روزی عطا کر دے۔

یہ مقام بندگی نہیں بلکہ بندہ اپنے مالک کے دامن سے چٹ کر سوالی ہوتا ہے اور اپنی بے بسی اور بے مائیگی ظاہر کر کے اس کے کرم کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم - کا اس سلسلہ میں ارشاد گرامی بھی واضح ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ أَرْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْرِمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مُكْرَهَ لَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۷۰
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳۲
اتحاف السادة		جلد ۵	صفحہ ۱۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ سے دعاء کرے تو اس طرح نہ کہے:

اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو چاہتا ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ اپنی طرف عزم و اعتماد کے ساتھ اللہ سے مانگے بے شک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا اور کوئی ایسا نہیں جو اس ذات کو مجبور کر سکے۔

-☆-

بھری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس قادر مطلق کو مجبور کر سکے عزم و پختگی سے صرف اس لئے دعا مانگی جاتی ہے کہ اس کی رحمت کاملہ کسی صاحب یقین کو محروم نہیں کرتی بلکہ جتنا یقین زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ عطا فرماتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِنْ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۸۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰
قال شعيب الارنوط:	حديث قوى		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۷۳۴۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۶۵
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۴۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۴۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الكبير	رقم الحديث (۱۳۵۵۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۲۳
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحديث (۱۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۶
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۴۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۴
مصانح السنۃ	رقم الحديث (۱۶۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۲

المستدرک (للحاكم)

تلخیص بذیل المستدرک

جلد ۱ صفحہ ۴۹۷

جلد ۱ صفحہ ۴۹۷

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تمہارا پروردگار حیاء والا اور کریم ہے جب بندہ سوالی بن کر اس کی جناب میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ ان کو اسی طرح خالی لوٹا دے۔

-☆-

وہ کریم مولا جو ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ کشتول بھر دیتا ہے دامن گوہر مراد سے لبریز کر دیتا ہے ہم اس کی بارگاہ سے عزم و یقین کے ساتھ کیوں نہ مانگیں اور تذبذب کا شکار ہو کر اپنا نقصان کیوں کریں۔

اے اللہ! ہمیں ایمان و ایقان کے ساتھ مانگنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

اللہ کے حضور دعاء مانگنے والے کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ وہ

ہاتھوں کو پھیلا کر

خشوع و خضوع اور خوف خدا سے لبریز ہو کر

آہ وزاری کے ساتھ

بار بار دعاء مانگے

اور اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور دعاء مانگتے وقت یہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا۔

اے اللہ! ہمیں ظاہری اور باطنی آداب کی رعایت رکھ کر اپنی بارگاہ میں دستِ سوال پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے در اقدس کے سوالی ہونے کی سعادت سے محروم نہ فرما۔ آمین

بِحَاہِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَا.

گناہوں کا اعتراف

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ اللَّهَ لَيُعْجِبُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ : عَبْدِي عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۲۵۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۲
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۵۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۸
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۲۶۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۰

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۸)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۳۲)		صفحہ ۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب - رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی لگتی ہے کہ بندہ کہے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے کیونکہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی نہیں جو معاف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندے کو عرفان ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔



تائب کی دعا مقبول

عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد ۴	صفحہ ۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵	
قال الالبانی:	صحیح		
اسنن الکبریٰ (للنسائی) / رقم الحدیث (۱۱۱۸۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۴۴	

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۱
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۶
اسنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۶۵۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۵	
اسنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۲۰۷۶۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۷	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۲۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الدر المنثور	جلد ۳	صفحہ ۶۲	

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمائے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے مجرم کی توبہ قبول فرمائے یہ قبولیت توبہ کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ (قیامت کے قریب) سورج مغرب سے طلوع ہو۔

-☆-

قیامت کے قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ رب العزت نے در توبہ کشادہ کیا ہوا ہے اور اس وقت تک جو بھی توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا قیامت سے پہلے پہلے اللہ کے حضور دعائیں مانگنے والا محروم

نہیں رہے گا اس کی جملہ دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہوں گی۔

اس حدیث پاک میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم رات کو پھیلا دیتا ہے کہ دن کا مجرم توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے اور اسی طرح وہ اپنا دست کرم دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا مجرم اگر توبہ کرے تو اللہ کریم اس کی توبہ کو شرف قبولیت بخشے۔

اللہ کا دست کرم ہر وقت کشادہ ہے وہ اپنے خزانے ہر لمحہ بانٹتا ہے اس کی عطا و بخشش میں انقطاع نہیں وہ مسلسل کرم نوازی فرماتا جاتا ہے یہ سلسلہ کرم ازل سے جاری ہے اور اب تک جاری و ساری رہے گا۔

یہود کا یہ غلط نظریہ تھا:

قَالَتِ الْيَهُودُ يَذُلُّهُ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا
بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ.

یہود بولے اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے۔ ان (یہودیوں) کے ہاتھ جکڑے جائیں اور لعنت ہو ان پر بوجہ اس قول کے جو انہوں نے کہا بلکہ اللہ الکریم کے دونوں دست کرم کشادہ ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جواد و منعم ہے وہ وہاب و معطی ہے اس کی عطا و عنایات کی ہر وقت برکھا رہتی ہے جب بھی کوئی مجرم ندامت لینے اس کی بارگاہ میں

حاضر ہوتا ہے اس کے آنسو گرنے سے پہلے ہی وہ کرم کر دیا کرتا ہے۔ وہ دست کرم دن کو بھی پھیلاتا ہے اور رات کو بھی پھیلاتا ہے رات کے مجرم دن کو بخش دیئے جاتے ہیں اور دن کے مجرم رات کو بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ تو مجرم و گنہگار پر نظر کرم ہے تو جو دولت اطاعت سے مالا مال ہے اتباع و فرمانبرداری اس کے خمیر میں ہو اس کی زبان ہر لمحہ ذکر الہی سے تروتازہ ہوا سکے قلب سے یاد الہی سے سوتے پھوٹتے رہتے ہوں تو ایسا آدمی جب دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا دست کرم اسے کیا کچھ عنایت فرماتا ہوگا اس کی عنایات کی وسعت و گہرائی کو دار فانی کے فانی بندے کیسے جان سکتے ہیں۔

انبیاء کرام کی تعلیمات:

قرآن کریم کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام۔ اپنی اپنی امتوں کو رحمت الہی کے حصول کیلئے پہلے توبہ و استغفار کا حکم دیتے تھے کیونکہ توبہ کرنے سے بندے کا رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جاتا ہے پھر وہ رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے تو اس کی التجا فوراً سن لی جاتی ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے بھی انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام۔ اپنی اپنی

امتوں کو دعا سے پہلے استغفار کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔

حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا تذکرہ ان کلمات مبارکہ میں ہے
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ
عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا۔ -نوح ۷۱/۱۰ تا ۱۲-

ترجمہ:

(حضرت نوح - علیہ الصلاۃ والسلام - نے فرمایا) میں نے ان سے
کہا اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو بیشک وہ بہت بخشنے والا
ہے وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد دیکر
تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات پیدا فرمائے گا اور تمہارے
لئے نہریں بنائے گا۔

-☆-

حضرت نوح - علیہ الصلاۃ والسلام - نے اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کی
رحمتوں کے درکھنے کو توبہ استغفار سے مشروط کر دیا اگر توبہ کرو گے، اپنے
گناہوں پر نادم ہو کر ان کی معافی مانگو گے، اللہ ذوالجلال والا کرام کی طرف
رجوع کرو گے تو وہ تمہیں بارشوں سے نوازے گا تمہیں مال و دولت عطا

فرمائے گا، اولاد کی نعمت ارزانی فرمائے گا، باغات اور نہریں تمہارے مقدر
میں فرمائے گا۔ تو اب بھی اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے،
اس کیلئے در رحمت کھول دے، اسکی دعائیں قبول ہوں اور اس کی تمنائیں
پوری ہوں تو وہ پہلے اپنے گناہوں پر نادم ہو، گناہوں کی معافی مانگے جب
توبہ استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعائیں قبول فرمائے گا اور اس
کی جھولی گوہر مراد سے بھر دے گا۔

حضرت ہود - علیہ الصلاۃ والسلام - بھی یہی تعلیم دیتے ہیں:

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ
عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ۔ - (ہود ۵۲/۱۱) -

ترجمہ:

اے میری قوم! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس
کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور
تمہاری پہلے سے موجود قوت میں مزید قوت کا اضافہ فرمائے گا۔

-☆-

حضرت ہود - علیہ الصلاۃ والسلام - کی تعلیمات سے بھی یہ عیاں ہوتا
ہے کہ دعا کی قبولیت میں توبہ و استغفار ایک بنیادی عنصر ہے جو قوم توبہ کرتی

ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے پھر وہ جو دعائے مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمایگا۔ اس پر بارانِ رحمت نازل کرے گا اور ان کے پاس موجود پہلی قوت و طاقت میں مزید اضافہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت واکمل التحیات کو اس چیز کی تعلیم فرماتا ہے انہیں بھی توبہ و استغفار کا حکم دیتا ہے تاکہ یہ امت توبہ کے بعد جو دعائے مانگے اسکی دعا قبول و منظور ہو۔

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا.

-(ہود ۱۱/۳)-

ترجمہ:

اور یہ کہ استغفار کرو اپنے رب سے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ تمہیں تمہاری زندگی کی راحتوں سے لطف اندوز کرے گا۔

انسانی زندگی بے کیف ہو جاتی ہے جب دکھ و تکلیف اسے گھیر لیتے ہیں اگر وہ توبہ و استغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بے کیف زندگی میں کیف عطا فرماتا ہے، اس کے دکھ و تکلیف سے اسے نجات دلا کر راحت و سکون سے نوازتا ہے تو اس امت کیلئے بھی یہی پیغام ہے کہ جب بھی دعائے مانگنے لگو پہلے

اپنے گناہوں کی معافی مانگو استغفار کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو سن لے گا اور تمہاری دل سے نکلی ہوئی التجا شرف قبولیت سے ہمکنار ہوگی۔

اسم اعظم سے دعا

عَنْ بُرَيْدَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
فَقَالَ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ
بِهِ أَجَابَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۱۹۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح على شرط الشيخين		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۸۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۳

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۲۸۶۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۸۳
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۲۸۴۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۷۸
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح النیة للبغوی	رقم الحديث (۱۲۵۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۷
شرح النیة للبغوی	رقم الحديث (۱۲۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۰
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحديث (۹۴۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ
- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سنا ایک آدمی اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگ
رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیے سوالی ہوں کہ تو ہی اللہ ہے
تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو یکتا ہے کل جہاں تیرے محتاج ہیں تو کسی کا محتاج
نہیں تو ہی ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی مثیل
ہے۔

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی نے اللہ سے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس اسم
اعظم سے جب سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب دعا مانگی جائے دعا
قبول کی جاتی ہے۔

☆-

عَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ
- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ "يُصَلِّي"
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ
الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ
يَاقِيُّوْمُ اَسْئَلُكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهُ

بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی .

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحديث (۳۸۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحديث (۳۸۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۳
قال الحق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحديث (۱۳۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
شرح السنة	رقم الحديث (۱۲۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۶
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۱۸۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال الحاکم:	هذا حديث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
الادب المفرد	رقم الحديث (۷۰۵)		صفحہ ۲۴۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحديث (۷۰۵)		صفحہ ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۲۵۴۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۱۱

قال حمزة احمد الزين: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۸۹۳) جلد ۳ صفحہ ۱۷۵

قال شعيب الارنؤط: اسنادہ قوی

سنن النسائي رقم الحدیث (۱۲۹۶) جلد ۳ صفحہ ۵۲

صحیح سنن النسائي رقم الحدیث (۱۲۳۳) جلد ۱ صفحہ ۲۷۹

قال الالباني: صحیح

شرح السنه للبخاري رقم الحدیث (۱۲۵۸) جلد ۵ صفحہ ۳۶

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۵۵) جلد ۵ صفحہ ۳۲۰

قال الترمذی: هذا حديث غريب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۴۴) جلد ۳ صفحہ ۴۵۶

قال الالباني: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - کا فرمان ہے کہ میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا تو اس نے یوں دعا مانگی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ تمام تعریفیں

تیرے لیے ہیں تیرے علاوہ کوئی انہیں تو حنان و منان ہے سماوات و ارض کا
موجد ہے اے جلال و اکرام والے! اے حی! اے قیوم! میں تجھ سے سوال
کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اس آدمی
نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب بھی
دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے جب
بھی سوال کیا جائے وہ کریم اللہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

- ☆ -

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "وَسُبْحَانَ

اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ

وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحديث (۱۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۴
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۲۵۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۰
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۲
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۲۵۷۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۴۶۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۹
قال محمود محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۵۰۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۵۰۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۸۹۰)		صفحہ ۴۷۴
قال الحق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۶۱۲)		جلد ۱	صفحہ ۳۹۴

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن الصامت - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو بیدار ہو تو یہ کلمات زبان سے ادا کرے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اسی کیلئے کل حکومت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اللہ اکبر ہے برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اسی کی توفیق و اعانت سے۔

ان کلمات کے ادا کرنے کے بعد عرض کرے "رَبِّ غُفِرْ لِي"
اے میرے رب میری مغفرت فرما۔

یا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا ان کلمات کے بعد جو دعائیں اس کی دعا قبول کی جائے گی اگر وضو کر کے صلاۃ (نماز) ادا

اگرے تو اس کی یہ صلاۃ قبول کی جائے گی۔

-☆-

عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ حُوتٍ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ "مُسْلِمٌ" فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا

اِسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحديث (۱۳۶۲) جلد ۲ صفحہ ۲۱۷

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۱۶) جلد ۵ صفحہ ۳۰۲

صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۰۵) جلد ۳ صفحہ ۴۴۳

قال الالبانی: صحیح

مشكاة المصابيح رقم الحديث (۲۲۹۲) جلد ۲ صفحہ ۲۲

المعتمد رک رقم الحديث (۱۹۰۵) جلد ۲ صفحہ ۱۸۲

قال ناکم: هذا حديث صحيح الاسناد

مصباح السنة رقم الحديث (۱۶۳۸) جلد ۲ صفحہ ۱۵۵

شعب الایمان (للبيهقي) رقم الحديث (۶۲۰) جلد ۶ صفحہ ۴۳۲

عمل اليوم واليلة رقم الحديث (۶۵۶) جلد ۲ صفحہ ۴۱۶

ترجمة الحديث:

حضرت سعد-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میں ظالمین میں سے ہوں۔

ان کلمات سے جو بھی مرد مسلم دعا مانگے گا کسی بھی معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

-☆-

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

اِسْمُ اللَّهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْاَيَتَيْنِ وَالْهَكْمُ اِلَهٌ "وَاحِدٌ"

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۸۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۱۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۳۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۳۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۱۵۷۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۶۴
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۱
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح سید (البغوی)	رقم الحديث (۱۲۶۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
قال البغوی:	هذا حديث غريب		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحديث (۹۴۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت اسماء بنت یزید - رضی اللہ عنہا - سے مروی ہے کہ حضور

رسول - اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

۱- اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ "وَاحِدٌ" لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

۲- سورة آل عمران کی ابتدائی آیت -

- ☆ -

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی سے دعا مانگنا

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَىٰ۔ - بنی اسرائیل ۱۷۰/۱۱۰ -

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) آپ فرمادیجئے تم یا اللہ کہہ کر دعا مانگو یا رحمن
کہہ کر دعا مانگو اسکی بارگاہ میں جس بھی نام سے دعا مانگو تو (سن لیجئے) اسماء
حسنی اس کے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھیں اور اسے پکارا
جائے تو اچھے اچھے اسماء سے پکارا جائے۔ اللہ کے نام برکت سے لبریز ہیں
کوئی بھی نام زبان پر آئے وہ فائدہ سے خالی نہیں پھر بھی کوشش کرنی چاہیے
کہ دعا مانگتے ہوئے اس کے اسماء حسنی بے ساختہ زبان پر آجائیں کیونکہ

دوہرا فائدہ ہوگا ایک دعا کرنے کا ثواب ملے گا دوسرا ذکر الہی کرنے کا اجر
ملے گا۔

فَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

اسماء حسنی اللہ ہی کیلئے ہیں تو ان اسماء مبارکہ سے اللہ کی بارگاہ میں
دعا مانگا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ہر اسم پاک اپنی الگ شان اور الگ خصوصیت رکھتا ہے تو
جس اسم پاک کو زبان پر لائیں گے اس اسم پاک کے انوار و برکات اس دعا
کرنے والے کی طرف متوجہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کی توجہ ہی ایک
انسان کیلئے وافی و کافی ہے۔

غور کیجئے!

ایک آدمی تنگدست ہے۔ بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جسم
و جاں کا رشتہ قائم رکھنا اس کیلئے دشوار ہے اگر وہ دعا مانگے یا وہاب، یا معطی،
یا منعم یا اس جیسے دیگر اسماء کو زبان پر لائے گا تو ان اسماء کی برکت سے ہی اس
پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر وہ گناہ کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے معصیتوں میں یوں گھرا ہے کہ
اسے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسے چاہیے کہ دعا مانگتے ہوئے

یا غفور، یا غفار وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔

اگر وہ کمزور ہے لوگ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ان کے مقابلہ کی ہمت و طاقت بھی نہیں رکھتا تو ایسا آدمی جب دعا مانگے تو یا قوی، یا عزیز وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔ اللہ الکریم کے کرم سے اس کے مشکل دن اچھے دنوں میں بدل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے در سے مانگنے والا خائب و خاسر نہیں ہوا کرتا۔ ویسے بھی کسی بڑے آدمی کو مخاطب کریں تو اس کے القابات سے اسے یاد کرتے ہیں اچھے اچھے لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ تو خالق و مالک ہے رازق و معطی ہے منعم و جواد ہے جل جلالہ جب اس کے حضور کچھ عرض کریں گے تو اس کیلئے بھی اسماءِ حسنیٰ کا استعمال کریں گے۔ اسماءِ حسنیٰ کا استعمال کرنے والا اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا کرتا ہے۔

فَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

-الاعراف ۷/۱۸۰-

ترجمہ:

اور اللہ ہی کے اسماءِ حسنیٰ ہیں تو انہیں اسماء سے اس سے دعائیں مانگو

اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو بحجروی کرتے ہیں اسکے اسماء میں انہیں سزا دی جائے گی اس کی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

توسل بالأعمال الصالحة

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفِرَ يَتَمَشُّونَ أَحَدَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنْ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجَهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ : اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَنِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَأِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أُمْسِيَتْ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَجِئْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي

وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَاصْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ .

وَقَالَ الثَّانِي :

اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَاشِدٌ مَا يَحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقَيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

وَقَالَ الْآخَرُ :

اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْزٍ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرْزِعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَ بِي فَقَالَ ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ

فَخُذْ تِلْكَ الْبَقْرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهَا فَأَنْطَلَقَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

صحیح البخاری	رقم الحديث (۵۹۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۵۹۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۵۷۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۷۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۶
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۶۷۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۰
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۱۱۶۳۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۴
قال الحق:	رواه مسلم فی الصحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الحق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
موارد الظمان	رقم الحديث (۲۰۲۷)		صفحہ ۴۹ (مختصر ۱)

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہ - روایت کرتے ہیں کہ حضور
رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ
کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر
آگئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے راہ مسدود
ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا
واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے
چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے
پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے
پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس
گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں

سوچکے تھے۔ تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا تو میں دوہا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سر ہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد دوا دیا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت و کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کثادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کثادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سودینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ و دو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سودینار جمع

کر لیئے۔ میں یہ سودینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میرا اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کثادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ ان نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق

نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سر کا کران کو رہائی عطا فرمادی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص ولہبیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص و جذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح و سلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعائیں بڑی قوت و طاقت ہے۔ اخلاص ولہبیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کر سکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الف الصلاۃ والتحیۃ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص ولہبیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے نیک و صالح آدمیوں کی دعا بھی ضرور قبول فرمایا ہے۔

افراد امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک و صالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہو جائے گی اور ان سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

توسل بالصالحین

جب اعمال صالحہ کے توسل سے مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے تو ان نفوس قدسیہ کے توسل سے دعا بطریق اولیٰ قبول ہوگی جن سے اعمال صالحہ کا صدور بکثرت ہوتا رہا۔

ویسے انسان کا اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرنا بڑا مشکل ہے کہ اس کے اعمال کی بنیاد خلوص وللہیت پر ہے اور وہ ریاء وسمعہ کی آمیزش سے پاک ہیں۔ ایسے اعمال کا دعویٰ کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے اس لئے مناسب ہے کہ دعاء میں ان مقربین بارگاہ الہی کا واسطہ دیا جائے جن کی ساری زندگی حصولِ رضائے الہی کے لئے بسر ہوئی ہو اور ان کا ہر عمل ہر فعل بلکہ ہر قول و حرکت ان کے اخلاص وللہیت کی گواہی دیتا ہو۔

خصوصاً اس ذاتِ اقدس وعلیٰ کا واسطہ دیا جائے جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے صلیٰ کو نوازا ہے اور جن کے ابرو کے اشارہ سے متقین و مقربین کو ترقی کی منازل طے کروائی جاتی ہیں اور جن کے سرِ اقدس پر رحمۃ للعالمینی کا

تاج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۰۱۰) جلد ۱ صفحہ ۳۰۲

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب - رضی اللہ عنہ - کے زمانہ میں جب قحط پڑتا تو حضرت عباس بن مطلب - رضی اللہ عنہ - کے واسطہ سے بارش کی دعا مانگتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے:

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے التجا کیا کرتے تھے تو تو ہم پر بارانِ رحمت نازل فرماتا تھا۔ اور آج ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے چچا کے وسیلہ سے

التجا کرتے ہیں تو ہم پر بارش نازل فرما۔ راوی حدیث بیان فرماتے ہیں اس دعا کے بعد ان پر بارش نازل ہو جاتی تھی۔

☆-

حضرت عمر- رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک کتنا عمدہ اور مزاج اسلام کے مطابق ہے۔ وہ حصول بارش کیلئے حضرت عباس- رضی اللہ عنہ کا سہارا لیتے تھے اور یہ سہارا وسیلہ ان کے کام بھی آتا تھا۔

حدیث پاک کے یہ الفاظ کَانَ إِذَا فُحِطُوا قَابِلٌ توجہ ہیں۔ یعنی جب بھی خشک سالی ہوتی ایک آدھ مرتبہ کی بات نہیں بلکہ بارہا ایسے ہوا بارش بند ہو گئی فصلیں تباہ ہونے لگیں مویشی پیاسے مرنے لگے تو عمر فاروق حضرت عباس- رضی اللہ عنہ- کا نام لیکر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے اور یہ بات یقینی ہے کہ حضرت عمر- رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام جو اس وقت موجود تھے وہ ہم سے زیادہ اسلام کو سمجھتے جانتے اور عمل کرتے تھے۔ اور فرمان رسول- صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے مطابق ان کا عمل ہمارے لیے حجت بنا دیا گیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ

فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَيَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاتَّوَجَّهْ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ هَذِهِ فَتَقْضِ لِیْ. اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَ شَفِّعْنِیْ فِیْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک للحاکم	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
قال الحاکم:	حدیث صحیح علی شرط الشیخین	
التلخیص بذیل المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
قال الذہبی:	علی شرطہما	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۷۴)	جلد ۱۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۵)	جلد ۱
قال الالبانی:	صحیح	
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۶۰)	جلد ۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۹)	جلد ۵

قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۸)
قال الالبانی:	صحیح
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۶۸)
قال الہیثمی:	حدیث صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۱۱)
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۹۵)
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن حنیف - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ ایک ضریر البصر آدمی حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی (یا رسول اللہ!) میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا فرمائے۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے مؤخر کردوں وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارے لئے دعا کروں۔ اس آدمی نے عرض کی میرے لئے دعا کر دیجئے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسے حکم دیا کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت صلاۃ ادا کرے اور ان کلمات سے دعا مانگے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِ لِي. اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَ شَفِّعْنِي فِيهِ.

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے یا محمد! (اے سر اپا احمد و خوبی!) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں کہ اسے میرے لئے پورا کر دیا جائے۔

اے اللہ! حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

سبحان اللہ! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی کتنی عمدہ تعلیم ہے آنے والا تو آیا اور آپ سے دعا کی درخواست کر رہا ہے لیکن حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسے ایک دعا کی تعلیم دی جس دعا کے مانگنے سے اس کی تکلیف رفع ہوگئی اور اس کا نابینا پن جاتا رہا اور اس دعا کی برکت سے وہ دوبارہ بینا ہو گیا۔

الفاظ دعا ملاحظہ ہوں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجَّهْ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ
اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ
ہوتا ہوں تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے
وسیلہ سے۔

یہاں حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خود وسیلہ کی تعلیم دے رہے
ہیں اور اس تعلیم کے پردے میں اپنی امت پر واضح فرما رہے ہیں کہ:
جیسے میری ذات کے بغیر تمہارا ایمان نہیں اسی طرح میرا وسیلہ بارگاہ
خداوندی میں پیش کرو تا کہ تم پر کرم در کرم ہو جائے۔

یاد رہے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
کا دین ابدی و سرمدی ہے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تعلیمات رہتی دنیا
تک کیلئے ہیں۔ یہ دین حق ہمہ گیر اور عالم گیر ہے اس کی تعلیمات
کو صرف اپنے خود ساختہ نظریات کیلئے محدود و مقید کر دینا کسی طور پر روا نہیں
اور کسی بڑے سے بڑے عالم کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ نبوی تعلیمات
کو خیر القرون تک محدود کر سکے۔

اہل اسلام خیر القرون سے لیکر اب تک دعا میں بارگاہ خداوندی
میں حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی ذات اقدس کا وسیلہ دیتے رہے ہیں

اور انشاء اللہ قیامت تک دیتے رہیں گے بلکہ قیامت کے میدان میں وسیلہ
مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کام آئے گا۔

آئیے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تعلیم کے مطابق اپنی اپنی
دعاؤں میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجَّهْ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ
الرَّحْمَةِ .

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ
ہوتا ہوں تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے
وسیلہ سے۔

اضافہ کیجئے انشاء اللہ جیسے اس نابینا پر کرم ہوا تھا آپ پر بھی کرم
ہوگا۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز .

دعائیه کلمات کاتکار

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۳۷۸)	جلد ۲	صفحة ۶۵
سنن ابن ماجه (۱)	رقم الحدیث (۲۳۴۰)	جلد ۴	صفحة ۵۸۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجه (۲)	رقم الحدیث (۲۳۴۰)	جلد ۵	صفحة ۷۰۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد ۳	صفحة ۴۱۱
قال الالبانی:	صحیح		

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۸۱)	جلد ۴	صفحة ۲۵۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد ۳	صفحة ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحة ۹۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۳۳)	جلد ۴	صفحة ۳۲۸
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۶۵۴)		جلد ۳	صفحة ۴۶۵
قال الالبانی:	لغيره		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۳)	جلد ۳	صفحة ۳۰۸
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۰۹)	جلد ۱۰	صفحة ۳۷۷
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۱)	جلد ۸	صفحة ۲۹۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۶)	جلد ۳	صفحة ۴۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک (للمحاکم)		جلد ۱	صفحة ۵۳۵
قال المحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحة ۵۳۴
قال الذہبی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۴۷۸)	جلد ۲	صفحة ۷۲۳
مصائب النبی	رقم الحدیث (۱۷۸۷)	جلد ۲	صفحة ۲۱۶

مسند ابی یعلیٰ (الموصلی) / رقم الحدیث (۳۶۸۲) جلد ۶ صفحہ ۳۵۶
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگے تو آگ کہتی ہے یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے اس ارشاد گرامی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جو دعا تکرار سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے۔ جنت کا سوال ہو اور اس سوال کو تین مرتبہ دہرایا گیا ہو تو قبولیت دعا کا انداز ملاحظہ ہو کہ خود جنت پکار اٹھتی ہے اے خالق و مالک اس دعا مانگنے والے کو جنت میں داخل کر دے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُو ثَلَاثًا وَأَنْ يَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا.

تخریج الحديث:

الحدیث صحیح

صفحہ ۵۹۸	رقم الحدیث (۲۴۱۰)	موارد الظمان
صفحہ ۲۰۳ جلد ۹	رقم الحدیث (۹۲۳)	صحیح ابن حبان
	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	قال شعیب الارنؤوط:
صفحہ ۱۸۴ جلد ۹	رقم الحدیث (۵۲۷۷)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
	اسنادہ صحیح	قال حسین سلیم اسد:
صفحہ ۳۳۱	رقم الحدیث (۴۵۷)	عمل یوم والیة (للنسائی) / رقم الحدیث (۴۵۷)
صفحہ ۱۵۹ جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۰۳۱۷)	المعجم الکبیر (للطبرانی)
صفحہ ۴۳	رقم الحدیث (۳۲۷)	مسند ابی داؤد الطیالسی
صفحہ ۱۵ جلد ۴	رقم الحدیث (۳۷۴۴)	مسند الامام احمد
	اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۲۵ جلد ۴	رقم الحدیث (۳۷۷۰)	مسند الامام احمد
	اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ بات بڑی اچھی لگتی تھی کہ دعا تین مرتبہ مانگی جائے استغفار تین مرتبہ کیا جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بھی اس بات کو پسند

فرماتے تھے کہ

دعاۓ کلمات کا تین مرتبہ تکرار کیا جائے ان کلمات کو تین مرتبہ دہرایا جائے۔ جو مرد مومن دعاۓ کلمات کو تین مرتبہ دہراتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی جانب لپک لپک کر آتی ہیں اور اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔ تین مرتبہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے محروم نہیں رہتا۔

تکرار میں یہ ضروری نہیں کہ وہی الفاظ دہرائے جائیں بلکہ الفاظ بدل کر بھی دعا مانگی جاسکتی ہے جیسے

صحیح مسلم میں حضرت علی - رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل

روایت میں یہ الفاظ مبارک ہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحديث (۷۷۱)	جلد ۶	صفحہ ۵۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۲۳۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۳۰۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۹۰۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۰۶۱۶)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۲
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ (للبنیوی)	رقم الحديث (۵۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۴
قال البیوی:	هذا حديث صحیح		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۳	صفحہ ۸۱
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۷۷
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۶۵

اگر اس دعا میں صرف اِغْفِرْ لِي مَا صَنَعْتُ یا اس جیسا کوئی لفظ ہوتا
پھر بھی مفہوم واضح تھا بلکہ تکرار جو دعا کی قبولیت کیلئے اہم چیز ہے اسے بھی نہ
چھوڑا اور الفاظ بھی بدل بدل کر استعمال کئے تاکہ امت کو یہ بات واضح
ہو جائے کہ تکرار میں وہی الفاظ ضروری نہیں بلکہ الفاظ بدل بدل کر دعا مانگی
جائے وہ بھی تکرار والی دعا کہلائے گی۔

-☆-

دعا میں ہاتھ اٹھانا

قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ

وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۹۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۰ (مفصلاً)
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۷
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۷
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۸
شرح النیۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۱ (مفصلاً)
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
دلائل النبوة للبیہقی		جلد ۵	صفحہ ۱۵۳
البدایۃ والنہایۃ (لابن کثیر)		جلد ۴	صفحہ ۳۳۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے
حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھ
مبارک اٹھائے کہ میں نے حضور کی بغل کی سفیدی دیکھ لی۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جیسے بھی مانگا جائے وہ قبول فرماتا ہے جس
رنگ میں بھی دعا کی جائے وہ اسے شرف قبولیت سے نوازتا ہے لیکن بعض
مواقع پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا تضرع و زاری
کو ظاہر کرتا ہے اور بات واضح ہے کہ تضرع سے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔
ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنا یہ بندے کے وصفِ بندگی
کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ جب ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے
کہ اے خالق و مالک دیکھ صرف میری زبان ہی نہیں تیری بارگاہ میں سوال
کر رہی بلکہ پورا جسم تیری بارگاہ میں ملتجی ہے یہ گرویانہ انداز اللہ تعالیٰ کی
رحمتوں کو مزید متوجہ کر دیتا ہے اور بندے کی التجا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا
ہے۔

فاتہ اٹھا کر اختتام

پر چہرے پر پھیرنا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطَّهُمَا حَتَّى
يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۰
قال الترمذی:	هذا حديث (صحیح) غریب		
شرح السنہ (للبنی)	رقم الحديث (۱۴۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۴
الاذکار	رقم الحديث (۱۰۳۸)		صفحہ ۶۱۳
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۰۵۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۵۸

ترجمة الحديث:

حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو چہرے پر پھیرے بغیر نیچے نہ کرتے۔

-☆-

انسان جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اختتام دعا پر وہ ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے گویا یہ اظہار ہے کہ اے خالق و مالک تو نے میرے ہاتھوں سے بنے اس کشکول کو اپنی رحمت سے بھر دیا ہے اب میں اسے اپنے چہرے پر پھیر کر یہ اظہار کر رہا ہوں کہ کریم اللہ کے در سے مانگنے کے سبب میری عزت و توقیر میں مزید اضافہ ہوا ہے حالانکہ کسی سے مانگنے سے انسان کی توقیر میں کمی آتی ہے لیکن اللہ الکریم کے در سے مانگنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے چہرہ پر وقار ہوتا ہے اور بندگی میں مزید نکھار آتا ہے۔

معمولی چیز بھی اللہ سے مانگنی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبُّهُ حَاجَتُهُ كُلُّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْءَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۵	صفحہ ۴۴	اتحاف السادة المتقين
جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۸	مجمع الزوائد
جلد ۳	صفحہ ۱۳۸	رقم الحدیث (۱۷۲۱)
جلد ۳	صفحہ ۱۷۷	رقم الحدیث (۸۶۶)
جلد ۳	صفحہ ۱۷۷	رقم الحدیث (۸۹۵)
جلد ۲	صفحہ ۶۵	رقم الحدیث (۳۱۳۹)

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۶
فتح الباری		جلد ۳	صفحہ ۳۸۲
تحت شرح الحدیث	رقم الحدیث (۸۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۲
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۹۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۵
قال المحقق:	وحسنہ الترمذی وھو کما قال		
موارد النظم	رقم الحدیث (۲۴۰۲)		صفحہ ۵۹۶
فتاویٰ ابن تیمیہ	رقم الحدیث (۴۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۴

ترجمة الحديث:

حضرت انس - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات کا سوال اللہ سے کرنا چاہیے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگنا چاہیے۔

-☆-

ایک مومن و کافر کی سوچ میں نمایاں فرق ہوا کرتا ہے مومن ہر چیز کے پردے میں جلوہ الہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر چیز کو اللہ کے حکم و مشیت سے دیکھتا ہے۔ مومن کے نزدیک کوئی بھی کام اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا

اس لیے وہ ہر چیز کی طلب میں وحدۃ لا شریک کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔

لیکن کافر - اللہ کا منکر - اس رمز سے آشنا نہیں وہ ہر چیز کو اپنی کوشش کا ثمر قرار دیتا ہے اس لیے بارگاہ ذوالجلال سے وہ مانگتا نہیں۔ لیکن ایمان کی لذت سے آشنا نعمت ایمان و ایقان سے مالا مال ایک موحد و مسلم ہر چیز میں حکم الہی دیکھتا ہے اس لیے وہ جب بھی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو اللہ ذوالجلال سے دست بدعا ہو جاتا ہے اسے معلوم ہے تمام امور اللہ کے ہاتھوں میں ہیں اور ہر کام اس کی مشیت و ارادہ پر موقوف ہیں اگر اللہ کی بارگاہ سے حکم ہو گیا تو یہ کام ہو جائے گا اگر ادھر سے حکم نہ ہوا تو یہ کام ہرگز نہ ہوگا۔ اس لیے ایک مومن و مسلم اپنی تمام حاجات کا اللہ سے سوال کرتا ہے اور اپنی ضروریات کیلئے وحدۃ لا شریک کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں تمام امور اللہ سے طلب کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی حاجت ہو تو صرف اللہ سے دعا کر دی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔

اس نظریے کا اسلام اور نبوی تعلیمات علی صاحبہا اکمل

الصَّلَوَاتِ وَأَفْضَلُ التَّسْلِيْمَاتِ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اگر تمہ ٹوٹ گیا تو کسی جوتے مرمت کرنے والے کے پاس نہیں جانا بلکہ صرف دعا کر دینی ہے اور دعا سے تمہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر بھوک لگی ہو بچے بھوکے ہوں تو صرف دعا کرنی ہے اور بس رزق کی تلاش میں نہیں نکلتا۔ اگر کپڑے کی ضرورت ہے تو صرف دعا کرنی ہے اور بازار سے کپڑا نہیں خریدنا اگر بیمار ہے تو صرف دعا کرنی ہے معالج کے پاس نہیں جانا اور نہ دوائی کھانی ہے۔ اگر مکان کی ضرورت ہے تو صرف اللہ سے عرض کر دینی ہے اور مکان نہ خریدنا ہے اور نہ بنانا ہے۔ الغرض اس نظریہ کا اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

بلکہ اہل ایمان کو اس حدیث پاک سے سمجھایا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تگ و دو کرنے سے پہلے اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ اسباب مہیا کرے گا تمہارا کام بن جائے گا۔ اسباب سے قطع تعلقی نہیں بلکہ اسباب کے پردے میں مسبب الاسباب پر نظر رکھنی ہے۔ اگر رزق کی ضرورت ہے تو کاروبار کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو دوکان کھولنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرو اگر کپڑا خریدنا ہے تو بازار جانے سے پہلے اللہ سے دعا کر کے جاؤ۔ بلکہ اے اہل ایمان اس رمز تو حید سے اس درجہ آشنا

ہو جاؤ کہ اگر تمہارے جوتے کا تمہ ٹوٹ جائے تمہاری جیب میں پیسے بھی ہوں اور سامنے جوتے ٹھیک کرنے والا بھی ہو تو جوتے کو درست کرانے سے پہلے اللہ والجلال والا کرام سے دعا کرو کبھی بھی اپنی دولت پر ناز نہ کرنا اور نہ کسی پر مکمل بھروسہ کرنا اہل ایمان کا بھروسہ صرف اور صرف ذاتِ وحدہ لا شریک پر ہوتا ہے اور ان کا توکل علی اللہ ان کے ہر جگہ کام آتا ہے۔

آخر میں آمین

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ "مُوَكَّلٌ" كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۷۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۴
الاحاديث الصحیحه	رقم الحديث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
سنن ابی داؤد (الفاظ مختلفہ)	رقم الحديث (۱۵۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۵۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحديث (۲۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۲

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحديث (۲۸۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۲۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۷۴۳۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحديث (۱۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۱۰۹۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۱۶۰۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحديث (۶۲۵)		صفحہ ۲۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحديث (۶۲۵)		صفحہ ۲۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بندہ مسلم کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں مقبول و منظور ہے۔ دعا مانگنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب بھی وہ اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا مانگتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین (اے اللہ اس کی دعا کو قبول فرما) اور دعا مانگنے والے سے کہتا ہے وَلَكَ بِمِثْلِ جتنا تو نے اپنے بھائی کیلئے مانگا ہے اتنا تجھے بھی ملے۔

اول و آخر درود پاک

دعاء کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیم تحریر کرتے ہیں کہ ابوسلیمان الدارانی کہتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ حَاجَتَهُ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَسْأَلْ حَاجَتَهُ وَيَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقْبُولَةٌ وَاللَّهُ أَكْرَمُ أَنْ يَرُدَّ مَا بَيْنَهُمَا.

- جلاء الافہام صفحہ ۲۱ -

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا چاہے اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعا کو رد کر دے۔

گویا دعاء آسمانوں اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ دعاء کا کوئی حصہ بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتا تا وقتیکہ ہم اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت میں درود پاک کا نذرانہ پیش نہ کریں۔

درود پاک کے بغیر دعا سے قوت پرواز چھن جاتی ہے اسے حریم قدس میں بازیابی کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر ہم اپنی دعائیں اپنی التجائیں اللہ کی بارگاہ میں پہنچانا چاہتے ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ درخواستیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ انہیں درود پاک کے لفافہ میں بند کر کے اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں جو دعاء درود پاک کے غلاف میں لپیٹی ہو اللہ اس درود پاک کے صدقے اس دعا کو رد نہیں فرماتا۔

ایک فرمان رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ملاحظہ ہو

فُضَالَةُ ابْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ

لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۹۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۱
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۴۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۳۸۲۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۷۷
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحديث (۲۸۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۱
المعجم الکبیر (للمطهرانی)	رقم الحديث (۷۹۱)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۷
المعجم الکبیر (للمطهرانی)	رقم الحديث (۷۹۳)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۸
المستدرک (للمحاکم)		جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الحاكم:	هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه		

التلخیص بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

قال الذهبي: على شرط مسلم

المستدرک (للمحاکم)

جلد ۱ صفحہ ۲۶۸

قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولا تصرف له علمه ولم يخرجاه

التلخیص بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۶۸

قال الذهبي: على شرطهما

تحفة الاشراف رقم الحديث (۹۲۰۹) جلد ۷ صفحہ ۲۴

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو دعائے مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء سے ابتداء کرے پھر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعائے مانگے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں حمد الہی اور درود شریف کے بغیر دعا سے منع کیا گیا ہے بلکہ دعائے مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف پڑھ لیا تو پھر جو بھی دعائے مانگی جائے وہ قبول و منظور ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

جلد ۱	صفحہ ۲۱۶	رقم الحديث (۲۵۲)	جلاء الافهام
جلد ۱	صفحہ ۱۰۴	حسن صحيح	قال الحق:
جلد ۱	صفحہ ۳۲۶	رقم الحديث (۵۹۳)	سنن الترمذی
جلد ۱	صفحہ ۳۲۶	حديث عبد الله حديث حسن صحيح	قال الترمذی:
جلد ۵	صفحہ ۲۰۴	رقم الحديث (۵۹۳)	صحيح سنن الترمذی
جلد ۵	صفحہ ۲۰۴	حسن صحيح	قال الالبانی:
جلد ۱	صفحہ ۲۹۳	رقم الحديث (۱۳۰۱)	شرح السنه
جلد ۱	صفحہ ۳۵۴	سند حسن	قال الحق:
جلد ۱	صفحہ ۱۹۲	رقم الحديث (۹۳۱)	مشكاة المصابيح
جلد ۱	صفحہ ۳۵۴	رقم الحديث (۶۶۳)	مصباح السنه
جلد ۴	صفحہ ۱۹۲	رقم الحديث (۳۲۵۵)	مسند الامام احمد
جلد ۹	صفحہ ۴۶۹	اسنادہ صحيح	قال احمد محمد شاكر:
جلد ۹	صفحہ ۴۶۹	رقم الحديث (۱۵۵۵۱)	مجمع الزوائد
جلد ۹	صفحہ ۴۶۹	رقم الحديث (۱۵۵۵۴)	مجمع الزوائد
جلد ۱	صفحہ ۱۷۲	رواه البز ار و اسنادہ حسن	قال الحثمي:
جلد ۱	صفحہ ۱۷۲	رقم الحديث (۱۹۴)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی

جلد ۹	صفحہ ۷۰	المعجم الكبير (للطبرانی) رقم الحديث (۸۳۲۲)
جلد ۱	صفحہ ۶۶۴	اسنن الكبير (للبيهقي) / رقم الحديث (۲۱۳۹)
جلد ۱	صفحہ ۱۲۴	حلیۃ الاولیاء
جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۷	المعجم الكبير (للطبرانی) / رقم الحديث (۷۹۲)
جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۸	المعجم الكبير (للطبرانی) / رقم الحديث (۷۹۴)
جلد ۳	صفحہ ۴۴	سنن النسائي
جلد ۱	صفحہ ۴۱۰	صحيح سنن النسائي رقم الحديث (۱۲۸۳)
		قال الالبانی: صحيح

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں

میں صلاۃ ادا کر رہا تھا حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر - رضی اللہ عنہما - بھی تھے جب میں صلاۃ ادا کر کے دعا مانگنے کیلئے بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا

مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔

خوشحالی میں دعا کی کثرت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ! أَوْ يَا غُلِيمُ! أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ؟

فَقُلْتُ: بَلَى

فَقَالَ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الْبَرِّ خَاءٍ يَعْرِفُكَ فِي الشَّدَةِ وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ.

فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعاً أَرَادُوا أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ وَإِنْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ

الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صفحہ ۲۸۲	جلد ۴	رقم الحديث (۵۳۱۵)	تحفة الاشراف
صفحہ ۲۳۱	جلد ۴	رقم الحديث (۲۵۲۳)	سنن الترمذی
		حديث حسن صحيح	قال الترمذی:
صفحہ ۶۱۰	جلد ۲	رقم الحديث (۲۵۱۶)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۳۵۹	جلد ۳	رقم الحديث (۵۳۰۲)	مشكاة المصابيح
صفحہ ۴۴۷	جلد ۳	رقم الحديث (۴۰۹۵)	مصباح السنة
صفحہ ۱۹۵	جلد ۳	رقم الحديث (۲۶۶۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۵۴۱	جلد ۳		المستدرک للحاکم
صفحہ ۵۴۱	جلد ۳		التلخیص بذیل المستدرک
صفحہ ۳۱۴	جلد ۱		حلیۃ الاولیاء
صفحہ ۳۹۸	جلد ۶		تفسیر القرطبی
صفحہ ۲۳۶	جلد ۳	رقم الحديث (۲۸۰۴)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے

میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیچھے سوری پر بیٹھا ہوا تھا تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا اے بچے! یا اے پیارے بچے! کیا میں تمہیں چند کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا۔ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ضرور تعلیم دیجئے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا تم اللہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ کی معرفت رکھو، اللہ تعالیٰ شدت سختی میں تمہاری معرفت رکھے گا۔ جب تم کسی چیز کا سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو جو کچھ ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

اگر تمام مخلوق یہ ارادہ کرے کہ تجھے اس چیز سے نفع دیں گے وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نہیں لکھی تو تمام مخلوق وہ ایک چیز تجھے دینے پر قادر نہیں ہوگی۔ اگر وہ کسی ایسی چیز سے تجھے ضرر پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے نہیں لکھی تو وہ ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہونگے۔

جان لو غیر پسندیدہ چیزوں پر صبر میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ بیشک مدد و نصرت صبر کے ساتھ ہے اور گرفت سے آزادی کرب کے ساتھ ہے اور

تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دین کے اہم امور کی وضاحت فرمائی اس لیے اہل اسلام کو خصوصاً اس حدیث پاک کو قلوب پر نقش کرنا چاہیئے۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ

اِحْفَظِ اللّٰهَ - اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کاربند رہو اسکی نواہی سے اجتناب برتو اور اس کے دین و شریعت کی حفاظت کرو۔

يَحْفَظْكَ - اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا یعنی لوجہ اللہ جب تم اس کے اوامر بجالاؤ گے وہ اسکا اجر و ثواب تمہیں عطا فرمائے گا جب اس کے نواہی سے مجتنب رہو گے تو تمہارے لیے اپنے غضب کے دروازے بند کر دے گا اور اپنی رضا و خوشی کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ جب تم صلاۃ پر محافظت کرو گے تو وہ جنت کو تمہارے مقدر میں کر دے گا۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۰۹۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۱
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی:	حسن		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۲۳۲
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۵۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۳۶۹)		جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو ان صلوات (نمازوں) پر محافظت کرے گا تو اس کیلئے اللہ کے

ہاں عہد ہے وہ اسے جنت داخل کرے گا۔

-☆-

اَحْفَظِ اللّٰهَ - اللہ کی حفاظت کرو۔ یعنی جس خوش نصیب کو اللہ

تعالیٰ نے تقویٰ و طہارت کی دولت عطا فرمائی ہے وہ اس کی حفاظت کرے

کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس کے بہکاوے میں آ کر اس نعمت کو زائل کر دے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کے قلب و قالب سے ذکر الہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اسے چاہیئے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ازلی دشمن شیطان اپنے شکنجے میں لیکر اسے اس نعمت عظمیٰ سے محروم کر دے۔ جس سعید روح کو اللہ تعالیٰ نے قرب و وصال کی نعمت سے مالا مال کیا ہے اس کی آنکھیں جلوہ الہی کے خمار سے مست ہیں اسے چاہیئے کہ اس انعام کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے دام میں پھنس کر غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر اس سعادت کو ضائع کر دے۔

يَحْفَظُكَ - یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو آدمی صرف اور صرف اس کی رضا کی خاطر کوئی نیک کام کرتا ہے اور اپنے اس کام میں نفس و شیطان کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ وہ ایسے آدمی کو اجر و ثواب کی وہ بہاریں عطا فرمائے گا کہ اس فانی دنیا میں اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

اَحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ۔

اللہ کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کاربند رہو اور اس کے نواہی کے نزدیک تک نہ جاؤ پانچوں وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ اس کے

ذکر و فکر سے اپنے باطن کو اجلا و مصفی کر لو تو تم اس ذات وحدہ لا شریک کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گے اللہ ذوالجلال والا کرام اس اطاعت و فرمانبرداری کے طفیل تمہیں دل کی آنکھ عطا فرمائے گا پھر جدھر بھی نگاہ اٹھاؤ گے جلوہ الہی سے شاد کام ہو گے۔

دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ جب تم احکامات الہیہ پر عمل پیرا ہو گے پھر اس دوران اگر شیطان و سوسہ اندازی کرنے لگے یا کسی دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو تو پریشان نہیں ہونا تَجِدْهُ تَجَاهَكَ سامنے اللہ ذوالجلال کا جلوہ پاؤ گے تو جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تجلیات ہوں وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہوا کرتا ہے۔

ایک مومن کامل کسی بھی حالت میں اللہ کی حفاظت سے غافل نہیں ہو سکتا وہ ہر حال میں اللہ کی حفاظت کا متمنی اور سوالی رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي

وَمَالِي - اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَامِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
قال احمد محمد شاكر:	اسناد صحیح		
عمل اليوم واليلة	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ ۳۷۹
موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۳۵۶)		صفحہ ۵۸۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)		صفحہ ۲۴۱
قال شعيب الانوط:	اسناد حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۵

قال الحق: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۱۳۵) جلد ۳ صفحہ ۲۶۴

قال الالبانی: صحیح

المعجم الکبیر رقم الحدیث (۱۳۲۹۶) جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۳

مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث (۹۳۲۷) جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۹

الادب المفرد رقم الحدیث (۲۹۸) صفحہ ۲۴۳

الادب المفرد رقم الحدیث (۱۲۰۰) صفحہ ۴۱۱

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۱۲۰۰) صفحہ ۴۶۵

قال الالبانی: صحیح

سنن النسائی جلد ۸ صفحہ ۲۸۲

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۵۵۳۵) جلد ۳ صفحہ ۴۸۲

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صبح وشام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوالی ہوں دنیا و آخرت میں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں عفو کا، عافیت کا اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل خانہ اور اپنے مال میں اے اللہ! میری ستر پوشی فرما اور میرے خوف کو امن

میں تبدیل کر دے اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں کہ مجھے میرے نیچے سے ہلاک کر دیا جائے۔

☆-

علامہ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

مَنْ حَفِظَ اللَّهَ فِي حَبَاهُ وَقُوَّتِهِ، حَفِظَهُ اللَّهُ فِي حَالِ كِبَرِهِ وَضَعْفِ قُوَّتِهِ وَمَتَّعَهُ بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ وَعَقْلِهِ.

- جامع العلوم والحکم - / ۲۴۸ -

جو خوش نصیب اپنے بچپن میں اور اپنی قوت کے دور میں احکام الہیہ کی حفاظت کرتا ہے اس کی حدود کی نگہداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اور اس کی قوت کے ضعف کے وقت اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے اس کی سمع و بصر، برائی سے پھرنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اور اسکی عقل سے اسے لطف اندوز ہونے کی سعادت بخشا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے بچپن کو اپنی عنایات کریمانہ سے شیطان کے اثرات سے محفوظ رکھے اور اس کی قوت و طاقت کے زمانہ، زمانہ جوانی کو نفس

و شیطان کی فریب کاریوں سے مامون و محفوظ فرمائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی پر یقین رکھنا چاہیے کہ رب تعالیٰ ارحم الراحمین اسکے بڑھاپے کو بھی شیطان کے اثرات بد سے محفوظ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت و پناہ میں لے گا کہ شیطان اس کے نزدیک نہیں جاسکے گا۔ تو جس فرزند آدم کا بچپن اور اسکی جوانی شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے اس کا بڑھاپا بھی محفوظ رہے تو وہ یقیناً اپنے ایمان و ایقان کو بچانے میں کامیاب ہو گیا اور حقیقی کامیاب وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں اپنے ایمان کی حفاظت کر جاتا ہے اور قبر میں اپنا ایمان بخیر و عافیت لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی سمع و بصر کی حفاظت فرماتا ہے اس کے سننے کی قوت اور اسکے دیکھنے کی قوت سلامت رہتی ہے یعنی اسکی کان اور اسکی آنکھیں صحیح و سلامت رہتی ہیں اسکی برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت سلامت رہتی ہے اور اسکی عقل میں کسی قسم کا نقص نہیں آتا۔

فَلَاكُ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَلَاكُ الشُّكْرُ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تَعْرِفَ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَا يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَّةِ

خوشحالی میں اللہ کی معرفت سے لبریز ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تنگدستی میں اپنی معرفت خاصہ کا جام پلائے گا۔

معرف عبد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ معرفت عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفت عامہ:

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت کا اقرار کرنا ہے، رسولان کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جو ذات باری تعالیٰ کے بارے میں فرمایا اور وہ ہم تک تو اتر سے پہنچنا اس کی تصدیق کرنا ہے اور یہ معرفت جو ایمان سے عبارت ہے عامۃ المسلمین کو حاصل ہے۔

معرفت خاصہ:

یہ دل کا بالکل اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونا ہے اور غیر حق سے کٹ کر اس کا ہو جانا ہے۔ اس ذات وحدۃ لا شریک سے یوں انس و محبت ہونا کہ اس کے ذکر سے اطمینان نصیب ہو اس سے حیاء یوں غالب کہ گناہ کا تصور تک نہ رہے اور اس کا خوف یوں غالب ہو کہ اس کی بارگاہ میں حاضری کے خیال سے ہی رونگھٹے کھڑے ہو جائیں۔

اللہ کی معرفت، اس کی بھی دو قسمیں ہیں

۱۔ معرفت عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفت عامہ:

اللہ تعالیٰ کے علم سے عبارت ہے کہ ذات باری تعالیٰ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو جانتا ہے ہر ایک کے ظاہر و باطن سے باخبر ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ.

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اور ہم اس کے نفس کے وساوس کو بھی جانتے ہیں۔

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ أَنْتُمْ أَجْنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ.

وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اس وقت بھی جب تم اپنی ماؤں کے رحموں میں حالت جنین میں تھے۔

معرفت خاصہ:

یہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کا بندے سے محبت کرنا اسے اپنے قرب کی دولت سے سرفراز کرنا اور اسکی دعا کو قبول کرنا اسی معرفت خاصہ کی طرف اشارہ ہے۔

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا فَلَمَّا سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَمَّا اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيزَنَّهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۴

ترجمہ الحدیث:

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سمع ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی بصر ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے دعا کرے تو میں اس کو ضرور جواب دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں اس کو ضرور اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

یہ معرفت خاصہ ہے۔

بندہ نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا جاتا ہے صحت و تندرستی کے دور میں بندگی کا کیف لیتا ہے خوشحالی و فارغ البالی میں دعا و مناجات سے بہرہ ور ہوتا ہے جب اس کی صحت نہ رہے اور خوشحالی کی بجائے تنگ دستی آجائے جوانی کی بجائے بڑھاپا آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جب بھی وہ دست بدعا ہوتا ہے کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ اس کی پناہ میں آنا چاہتا ہے رحیم اللہ ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ فِي الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ

الدُّعَاءَ فِي الرِّخَاءِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۹۳) جلد ۲ صفحہ ۱۴۱

المستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۵۴۴

المستدرک للحاکم

قال الحاکم: حدیث صحیح

التلخیص بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۵۴۴

قال الذہبی: حدیث صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۳۹۳) جلد ۵ صفحہ ۲۴۸

قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۳۸۲) جلد ۳ صفحہ ۳۸۸

قال الالبانی: حسن

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۴۲۲) جلد ۲ صفحہ ۴۷۳

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۲۸) جلد ۲ صفحہ ۲۷۶

قال الالبانی: لغیرہ

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۴۹۷) جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ

تعالیٰ شدائد و مصائب میں اس کی دعائیں قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ

خوشحالی میں کثرت سے دعائیں مانگے۔

خوشحالی و فارغ البالی میں جسے دعا کرنے کی عادت ہو، حالت

تو نگری میں دعا کرنے کو ترک نہ کرے، جب ظاہر کسی چیز کی ضرورت نہ

ہو ہر چیز کی فراوانی ہو وہ اس وقت اللہ الکریم کی بارگاہ میں دست بدعا رہے تو ایسے آدمی پر جب مشکل وقت آتا ہے، جب تنگدستی اپنے ڈیرے جمائے لگتی ہے، جب مصائب و آلام کی تند ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں تو اس وقت وہ جب بارگاہ ذوالجلال میں دعا کے لیے ہاتھ بلند کرتا ہے تو کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور تنگدستی کی جگہ پھر تو نگری لے لیا کرتی ہے۔

دعاء میں وسعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ "وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحديث (۶۰۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۰
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۸۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۸۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحديث (۱۲۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۱۵۲۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صلاۃ کی ادائیگی کیلئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو ایک اعرابی نے یوں دعا کی

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا .

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اعرابی سے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔

☆-

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بے پایاں اور بے حساب ہیں آج تک کوئی ایسا پیما نہ ایجاد نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو ناپ سکے۔ اس رحیم اللہ کی رحمتیں انکنت اور لامتناہی ہیں اسی طرح وہ ذات اقدس جن کے سرانور پر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کا تاج سجایا آپ کا دل انور بھی اپنے ہر امتی کیلئے عنایات

کریمانہ سے لبریز ہے اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہر لمحہ اور ہر گھڑی اپنی امت کیلئے خیر خواہ ہیں۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے سامنے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہے اس حی و قیوم اللہ کی عنایات کی حد بندی کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے گوارا ہو سکتا ہے وہ ذات اقدس و اطہر - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو اپنے ہر امتی کیلئے رؤف و رحیم ہے اگر کوئی آپ ہی کی امت کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے برداشت ہو سکتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں بھی ایسے ہی ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں کو محدود کرنا چاہا اور اللہ کی کرم نوازیوں سے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے امتیوں کو محروم کرنا چاہا تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسے اس پر واضح فرما دیا کہ اے دعا مانگنے والے تو نے اللہ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کوئی محدود نہیں کر سکتا۔

آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم دعا مانگیں تو اپنی دعاؤں میں تمام اہل اسلام کو شامل کریں - حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تمام امت کی بھلائی اور خیر کی دعائیں مانگیں۔ اس کا دوا ہر افادہ ہوگا ایک اللہ الکریم راضی ہوگا اور دوسرا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا دل انور خوش ہوگا تو جس سعید

کیلئے حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خوش ہو جائیں اور اللہ الکریم راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہئے بلکہ اسے اپنے بخت پر ناز کرنا چاہئے۔
اے اللہ! اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تمام امت پر رحم و کرم فرما۔

اے رب العالمین! تمام اہل اسلام کو مشکلات سے نجات عطا فرما اور انکی جھولیاں اپنے خزانوں سے بھر پور فرما اور انہیں وہ کچھ عطا فرما جو تیری شان کریں ورجیمی کے لائق ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنا سحاب رحمت حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی امت پر یوں برسا کہ اس امت کا کوئی بھی فرد محروم نہ رہے بلکہ ہر ایک کو رحمتوں اور سعادتوں سے لبریز فرما اور انہیں دین و دنیا کے انعامات سے سرفراز فرما اس عالم ناپائیدار میں ایمان و وقار سے زندگی کی ساعتیں گزارنے کی توفیق عطا فرما اور عالم آخرت میں، باقی رہنے والے جہاں میں جنت الفردوس سے ہمکنار فرما اور اپنے دیدار کی لذت سے شاد کام فرما کراپنی رضا کا پروانہ عطا فرما۔ آمین

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبِرْكَةِ مَنْ اتَّخَذْتَهُ حَبِيبًا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

جمعة المبارک کے دن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا
يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۶
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۹۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۴
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۲۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۸۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۷

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۷۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۷۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۱
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۰۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴
شرح صحیح مسلم (للقاضی عیاض) / رقم الحديث (۸۵۲)		جلد ۳	صفحہ ۲۳۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۰۱۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۱۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۸
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح			
الموطا لامام مالك		جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۱۰۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
قال المحقق: صحیح			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۷۰۰)		جلد ۱	صفحہ ۴۳۸
قال الالبانی: صحیح			
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحديث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۳
قال المحقق: متفق علیہ			
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحديث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۷
قال المحقق: اسنادہ صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۱۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی: صحیح			
سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱۳۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی: صحیح			

سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱۳۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی: صحیح			
المسند الحمیدی	رقم الحديث (۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے جمعۃ المبارک کے دن کا ذکر فرمایا اور فرمایا:

اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بھی عبد مسلم اسے پالے اس حال میں کہ وہ کھڑے صلاۃ ادا کر رہا ہو تو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادے گا اور ہاتھ کے اشارہ سے واضح فرمایا کہ وہ گھڑی مختصر ہے۔

-☆-

جمعۃ المبارک سیدالایام ہے۔ یہ دن سراپا خیر و برکت ہے اسکی ہر ساعت برکات الہیہ سے معمور ہے۔ اسکا کوئی لمحہ عنایات ربانیہ سے خالی نہیں اس کے باوجود اس میں کچھ لمحات ایسے ہیں جن میں برکات الہیہ کا نزول جو بن پر ہوتا ہے۔ اللہ الکریم کے لطف و کرم کی برسات ہوتی ہے

صحابِ جود خوب برستا ہے۔

لیلة الجمعة - جمعة المبارک کی رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں جودعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیلة الجمعة کی اس مبارک ساعت کا تعین نہیں ہے۔

اس میں بھی یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ اللہ الکریم کا عبد کسی بھی لمحہ غافل نہ ہو بلکہ رات کے ہر لمحہ کو ذکر و فکر تسبیح و تقدیس اور مناجات و دعا میں بسر کرے۔ اہل ایمان پر لازم ہے کہ ہر رات صلاۃ العشاء باجماعت ادا کریں اور صلاۃ الفجر بھی باجماعت ادا کریں لیکن جمعة المبارک کی رات خصوصی خیال رکھیں تاکہ اس مبارک رات کی عشاء کی صلاۃ اور فجر کی صلاۃ ادا کرنے والے کو اللہ ذوالجلال والا کرام ساری رات عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا تو اس رات میں وہ قبولیت دعا کی گھڑی بھی آجائے گی جب قبولیت دعا کی گھڑی عبادت میں شمار ہوگی تو اللہ الکریم اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔

یوم الجمعة: جمعة المبارک کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں جودعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ علماء اسلام کے اس ساعت کے بارے میں (۳۷) اقوال ملتے ہیں اکثریت نے یہ ساعت صلاۃ العصر کے بعد بیان

کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

علماء کرام کے یہ متعدد اقوال اس بات کی طرف لے جاتے ہیں کہ اہل ایمان کو جمعة المبارک کی کوئی بھی ساعت ضائع نہیں کرنی چاہیے بلکہ تمام دن یا خدا میں گزارنا چاہیے اور زبان و قلب سے پورا دن اپنے ایمان کی سلامتی کی دعا مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان پر لطف و کرم فرمائے اور ساعتِ جمعة المبارک نصیب فرمائے۔

نصف رات کو

عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى . هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيَفْرَجَ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ "يَدْعُوهُ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْقَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَارًا .

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۰۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۲
المعجم الاوسط / رقم الحدیث (۲۷۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳
قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسناد صحیح		
مجمع الزوائد وفتح القوائد / رقم الحدیث (۲۴۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳
کنز العمال / رقم الحدیث (۳۳۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵
الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۵۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۰

الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۱۶۳)
قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۳۹۱)
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک ندادینے والا ندادیتا ہے ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کر دیا جائے؟ ہے کوئی دکھ و کرب میں مبتلا کہ اس کے دکھوں کا مداوا کر دیا جائے؟ تو اس گھڑی ہر مسلم جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول و منظور فرماتا ہے سوائے زانیہ کے اور خلاف شرع مسلمان تاجروں سے ان کے مال کا دسواں حصہ لینے والا۔

-☆-

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ.

دن بھر کے تھکے ماندے لوگ رات کو سو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے تاریکی گہری ہوتی جاتی ہے سکون چھاتا جاتا ہے۔ فسق و فجور میں مبتلا لوگ

بھی تقریباً آدھی رات تک خواب کی دنیا میں چلے جاتے ہیں لوگ غفلت کی چادر تانے بے سدھ سو رہے ہوتے ہیں ادھر اللہ کی کرم نوازی کروٹ لیتی ہے اور نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دروازہ کھل جائے تو آمد و رفت میں آسانی ہوتی ہے۔ سہولت سے دروازے کے راستہ آیا جایا جاسکتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو نیچے کی چیزیں اوپر جاتی ہیں اور اوپر کی چیزیں نیچے آتی ہیں یعنی مناجاتیں کلمات طیبات اعمال صالحہ سب ان دروازوں سے گزر کر کریم ذات تک پہنچتے ہیں۔

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ.

اسی ذات تک کلمات طیبات چڑھتے ہیں اور اعمال صالحہ بھی اس تک پہنچتے ہیں۔

ادھر اوپر سے اللہ کی رحمت، اسکی کرم نوازیاں، اسکی عنایات اس کی بے پایاں شفقتیں سب نیچے آتی ہیں اس دروان جو بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ شرف قبولیت سے مشرف ہوتی ہے۔

يُنَادِي مُنَادًا:

ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ اس ندا میں کتنا کیف ہے اس ندا پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ بندہ گناہ کی دلدل میں پھنسا اللہ کی نافرمانیوں

میں مگن ہے اپنی آخرت تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن کریم اللہ کی کرم نوازیاں پھر بھی اسے اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہیں اور اسکی کرم نوازی ندا کا روپ دھار لیتی ہے اور جو بھی اس ندا پر لبیک کہتا ہے کامیابی و کامرانی اسکا مقدر ٹھہرتی ہے۔

هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى:

آدھی رات کو شروع ہونے والی ندا بڑی پر کیف اور راحت بخش ہے۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کی جھولی بھر دی جائے۔

کاش مصائب میں گھرے اور پریشان حال مسلمین اس ندا پر توجہ دیں اور ان نوری لمحات میں بستر سے اٹھ کر خالق و مالک سے لو لگائیں اس کی بارگاہ میں اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کا رونا روئیں وہ کریم اللہ ضرور کرم فرمائے گا اور اپنے وعدہ کے مطابق ان کی دعائیں قبول فرمائے گا۔

گناہ و معصیت کی دلدل میں پھنسا انسان ان لمحات کی قدر کرے اس وقت اٹھ کر اپنے عصیاں کی معافی مانگے اور پشیمیاں ہو کر اس کریم اللہ کی بارگاہ میں ملجی ہو تو وہ اللہ ضرور کرم فرمائے گا اس کی لوح دل کو معصیتوں کے داغوں سے پاک کر دے گا۔ خلوص دل سے مانگی گئی دعا ان لمحات میں رد نہیں

ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی کرم نوازیوں کے طفیل ہم سب کو ان نور بھرے لمحات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيَفْرَجُ عَنْهُ:

کیا کوئی کرب میں مبتلا ہے کہ اس کے کرب کو ختم کر دیا جائے۔ کرب انسان کو چین سے سونے نہیں دیتا یہ کرب انسان کے دل کو ٹھیس پہنچاتا رہتا ہے اس کا اطمینان، اس کا سکون غارت جاتا ہے۔ کبھی یہ کرب اپنی ذات کے حوالہ سے ہوتا ہے، کبھی کاروبار کے حوالہ سے اور کبھی دوست احباب کے رویے سے، کبھی بہن بھائیوں سے عدم تعاون سے اور کبھی اولاد کی بے راہ روی سے تو جو مسلم بھائی رات کی تاریکی میں آدھی رات کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی اس دلی تکلیف کے ازالہ کے لیے عرض کرتا ہے تو وہ رحیم و کریم اللہ جس کے دست قدرت میں کل عالم ہے ضرور اسے اس کے کرب و رنج سے نجات دے گا اس کی اس وقت مانگی گئی دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَذُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۰
قال الترمذی:	هذا حديث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۸۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۳
عمل يوم اليلة (للنسائی) / رقم الحديث (۱۰۸)			صفحہ ۱۸۶
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
اسنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحديث (۳۳۸۶)		جلد ۲	صفحہ ۶۳۸
اسنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحديث (۳۶۶۱)		جلد ۳	صفحہ ۶
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۶۹۵۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامۃ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں عرض کی گئی کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ

میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۹
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
سنن الدارمی	رقم الحديث (۱۳۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنہ للبخاری	رقم الحديث (۹۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۹
صحیح البخاری	رقم الحديث (۷۰۴۱)	جلد ۲۵	صفحہ ۱۸۸ (کتاب التوحید)

جامع الاصول	رقم الحديث (۲۰۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۵۱۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔
رات کا نصف برکات الہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ
میں اللہ کی عنایات کا جو بن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال
میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سربندگی جھکا کر سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْأَعْلٰی کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا
کرتے ہیں، دستِ سوال دراز کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الہی کی دولت
سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش
کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق
و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے
محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی - رضی اللہ عنہ - کے وصال کے
بعد کسی سے ملے تو اس نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنائیے اور سنائیے
کیسی ہوتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے
مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند

رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔
صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں رات کے ثلث اول کا تذکرہ ہے
ملاحظہ ہو:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ
نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ
هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.
ترجمہ:

اللہ عزوجل امحال فرماتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا ثلث اول
چلا جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی
استغفار کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا مانگنے والا یہ سلسلہ
طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

ان تینوں احادیث مبارکہ میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا سلسلہ رات کے ثلث اول (پہلے تہائی
حصہ) کے گزرنے کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ جب رات کا نصف ہوتا
ہے تو اس کے لطف و کرم کی بارش میں تیزی آ جاتی ہے عنایات الہیہ کا جو بن
نرالا ہو جاتا ہے لیکن جب رات کا آخری تیسرا حصہ ہوتا ہے تو کرم الہی کی

بارش میں مزید تیزی آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا نزول پوری آب و تاب سے ہوتا ہے۔ رحمان و رحیم اللہ کا لطف و کرم انسانی عقل و فکر سے زیادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اے ہمارے رحیم و کریم پروردگار! رات کے ان لمحات میں ہمیں اپنی عبادت کا ذوق و شوق عطا فرما۔

اے عزت و جلال والے اللہ! رات کی ان مبارک گھڑیوں میں ہمیں مناجات کا کیف عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! سحری کے استغفار کی، مناجات کی سب کو سعادت نصیب فرما۔ یہ سب کچھ تیرے ہی لطف و کرم سے ہے اور تیری عنایات کریمانہ کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

حالت سجدہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا
الدُّعَاءَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۶۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		
اسنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۲۶۸۶)		جلد ۲	صفحہ ۱۵۸

مسند الامام احمد رقم الحديث (۹۴۱۵) جلد ۹ صفحہ ۲۱۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن النسائی جلد ۲ صفحہ ۲۲۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

-☆-

اہل ایمان اللہ کی بارگاہ میں ہر حالت میں دعائیں مانگتے ہیں وہ جیسے بھی دعا مانگیں رحیم و کریم اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دعائیں مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان میں ایک حالت سجدہ ہے۔

سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے۔ پاؤں رکھنے کی جگہ پر جب سر رکھا جاتا ہے تو بندہ میں وصف عاجزی نمایاں ہوا کرتا ہے اور یہی وصف عاجزی انسانیت کی معراج ہے اور بندگی کا شرف ہے عاجزی و فروتنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے تو جو بندہ

مومن سرسجدہ میں رکھ دے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے۔ اب اہل ایمان کو چاہیئے کہ وہ جب دعائیں مانگیں تو کبھی سجدہ کی حالت میں بھی دعا مانگ لیا کریں کیونکہ حالت سجدہ میں جو مانگا جاتا ہے کریم اللہ اسے اس سے ضرور نوازتا ہے۔

یاد رہے! ہمارا زلی دشمن شیطان جو بارگاہ خداوندی سے دھتکارا گیا وجہ واضح ہے کہ اس نے سجدہ سے انکار کر دیا تھا اور فرشتے مقرب بارگاہ ٹھہرے وجہ واضح ہے کہ انہوں نے سر جھکا کر سجدہ کر کے اپنے خالق مالک کو راضی کر لیا اور جو اللہ کو راضی کر لیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر کرم ہی کرم فرماتا ہے۔

ابلیس کو جتنا دکھ اہل ایمان کے سجدوں سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز اور کسی اور عمل سے نہیں ہوتا وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو علم ہے کہ میں ایک سجدہ نہ کرنے سے مستحق لعنت ہوا یہ آدم کا بیٹا سجدہ پر سجدہ کر کے رحمت کا سزاوار ٹھہرتا ہے میں تو انکار سجدہ سے جہنم کا ایندھن بنایا آدم کا بیٹا سجدہ پر سجدہ کر کے جنت کی دائمی و سرمدی نعمتوں کا مستحق ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے ہم سب کو سر بندگی جھکانے کی سعادت ارزانی فرمائے اور سر سجدہ میں رکھ کر بارگاہ خالق و مالک سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اذان کے وقت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مَاتَرْدَانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضٌ بَعْضًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۶۳۵۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۴۷۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۲۵۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۲۵۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحديث (۲۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۵
المستدرک علی الصحیحین		جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
قال الالبانی:	وهو حديث صحيح باستثناء دروایة وتحت المطر فانها ضعيفه		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۳۲۷)		جلد ۲	صفحہ ۱۱۳

قال الالبان:

صحیح

الاذکار للنووی	رقم الحديث (۱۵)		صفحہ ۲۹
قال المحقق:	قال الحافظ حديث حسن صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۲۶۶۲)		جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی:	لغيره		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۳۲۷)		جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۷۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسناده صحیح		
المعجم الکبیر (المطهرانی) / رقم الحديث (۵۷۵۶)		جلد ۶	صفحہ ۱۳۵
مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحديث (۹۲۹۱)		جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۴

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دو دعائیں روزنہیں کی جاتیں اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت جب بعض بعض کو تہہ تیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

اذان کا وقت اور جہاد کا وقت دونوں ہی باعثِ برکت ہیں سجدہ و بندگی کیلئے جب بلایا جا رہا ہو اللہ اکبر اللہ اکبر کی مسحور کن آواز آرہی ہو اس کی کبریائی و عظمت کے عملی اظہار کی طرف بلایا جا رہا ہو اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دی جا رہی ہو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی رسالت کی برملا گواہی دی جا رہی ہو صلاۃ و فلاح کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اس پرودگار عالم کی کبریائی کے ڈنکے بج رہے ہوں اور اس کی الوہیت کا سرعام اقرار کیا جا رہا ہو ان نور بھرے اور رحمتوں سے لبریز وقت میں جو بھی مرد مومن اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوگا کریم اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اپنی رحمتوں سے مالا مال کر دیا کرتا ہے دعا مانگنے والا اس برکت والے لمحات میں جو کچھ بھی مانگے بخون کا سخی اور داتاؤں کا داتا جلاجلالہ وہ کچھ عنایت فرما دیتا ہے۔

اذان کی آواز پر شیطان کی حالت دگرگوں ہوتی ہے اس کے حواس اس کے قابو میں نہیں رہتے اور وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز آتی ہے شیطان ان حدود سے باہر نکل جاتا ہے۔ اب غور فرمائیے شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور ہر وقت انسان کو راہِ حق سے پھسلانا چاہتا ہے اور اپنے دامِ تزویر میں اولادِ آدم کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ اذان کے لمحات

وہ لمحات ہیں جب ازلی دشمن بری حالت میں بھاگ جاتا ہے اس وقت دعا کیلئے اٹھا ہوا ہاتھ بلا روک ٹوک عنایات ربانیہ کو متوجہ کر لیتا ہے اور دعا مانگنے والے کے کاسہ گدائی کو بھر دیا جاتا ہے۔

زمین پیاسی ہوتی ہے خزاں کا موسم اپنے گہرے پنچے گاڑے ہریالی کو ختم کر چکا ہوتا ہے انسان تو انسان چرند پرند پانی کو ترستے ہیں اللہ الکریم کا کرم جوش میں آتا ہے اور بارانِ رحمت کا نزول شروع ہوتا ہے جہاں پر مردہ کلیوں میں حیات نو آ جاتی ہے اداس چہرے کھل اٹھتے ہیں پیاسی مخلوق کو سکون ملتا ہے اس رحمتوں و کرم نوازیوں سے بھرپور لمحات میں جو مرد مومن اللہ الوہاب کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اٹھے ہوئے ہاتھوں کو گوہر مراد سے بھر دیتا ہے۔ رب تعالیٰ مخلوق پر کرم کر رہا ہو اس کا جو دو سخا جو بن پر ہو اور مخلوق کے چہرے رحمت الہیہ سے شاداب ہوں ان لمحات میں مانگنا یقیناً فیروزِ بختی ہے اور مانگنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

ظاہری بارش سے خشک سالی ختم ہو جاتی ہے قحط کا دورانیہ سمٹ جاتا ہے اسی طرح دعا سے کرم کی بارش شروع ہو جاتی ہے جس سے انسانیت کے سخت خفتہ کو بیداری ملتی ہے اجڑے نصیب آباد ہوتے ہیں دل کی مردہ زمین

زندگی کی بہاروں سے آشنا ہوتی ہے۔

اے خالق و مالک! ہمیں رحمتوں والے لمحات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں وہ فکر و سوچ عطا فرما جو تیری رحمتوں کے لمحات میں تجھے یاد کرنے کا کیف لے اور تیری بارگاہ بے کس پناہ میں آ کر سکوں و اطمینان سے لبریز ہو۔

اذان سننے کے بعد

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْإِذَانَ

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا“
غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

صفحہ ۷۴	جلد ۴	رقم الحديث (۳۸۶)	صحیح مسلم
صفحہ ۲۵۲	جلد ۱	رقم الحديث (۲۱۰)	سنن الترمذی
		هذا حديث حسن صحيح غریب	قال الترمذی:
صفحہ ۱۳۲	جلد ۱	رقم الحديث (۲۱۰)	صحیح سنن الترمذی

صحیح	قال الالبانی:	صحیح
جلد ۲	مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۵)
صفحہ ۲۶۲	قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح
جلد ۱۰	مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحدیث (۹۲۹۸)	صفحہ ۲۲۶
جلد ۲	مسند ابی یعلیٰ (الموصلی) / رقم الحدیث (۷۲۲)	صفحہ ۷۶
صفحہ ۵۹۱	قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح
جلد ۲	صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۳)
جلد ۱	قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
صفحہ ۳۹۳	سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۷۲۱)
جلد ۱	قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح
صفحہ ۲۸	سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۷۲۱)
جلد ۱	قال المحقق:	اسنادہ صحیح
صفحہ ۲۲۲	صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۹۵)
جلد ۳	قال الالبانی:	صحیح
صفحہ ۲۹۲	تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۸۷۷)
صفحہ ۲۸	سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۷۵)
صفحہ ۲۲۳	صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۷۸)
جلد ۱	قال الالبانی:	صحیح
صفحہ ۱۵۷	سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)
صفحہ ۱۵۷	صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)
صفحہ ۱۵۷	قال الالبانی:	صحیح

صفحہ ۲۲۰	صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۲۱)
صفحہ ۲۵۱	المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۵۶)
جلد ۱	قال الحاکم:	صحیح
صفحہ ۲۵۲	الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۸)
جلد ۱	قال المحقق:	صحیح
صفحہ ۲۲۱	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۳)	صحیح
جلد ۱	قال الالبانی:	صحیح
صفحہ ۲۷۳	مصانح السنۃ	رقم الحدیث (۳۵۸)
صفحہ ۲۰۹	مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۶۱)

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی اذان سن کر جو یہ دعائیں ان کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا“

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔ میں اللہ

کوروب مان کر حضرت محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو رسول مان کر اور اسلام کو
دین مان کر راضی ہوا۔

اذان اور اقامت کے درمیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

الدُّعَاءُ بَيْنَ الْإِذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يَرُدُّ فَادْعُوا.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۶۹۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۹۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح (بالفاظ مختلفة)			
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحديث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال المحقق: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۲۱۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۵
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن (بالفاظ مختلفة)			
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۴۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
قال المحقق: صحیح			
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحديث (۲۶۵)		جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال الالباني: صحیح غیرہ			

اذان اور اقامت کے دوران بڑا برکت والا وقت ہے اذان سے لوگوں کو بندگی کیلئے بلایا گیا ہے اور اقامت صلاۃ کا قیام ہو رہا ہے۔ اس دوران بندگان خدا اللہ ذوالجلال والا کرام کے حضور حاضر ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے سرفراز ہوگی۔

صفحہ ۴۹۵	جلد ۱	المصنف لعبد الرزاق رقم الحديث (۱۹۰۹)
صفحہ ۱۶۷		عمل اليوم واليلة (للسنائی) / رقم الحديث (۶۷)
صفحہ ۱۶۸		عمل اليوم واليلة (للسنائی) / رقم الحديث (۶۸)
صفحہ ۱۶۸		عمل اليوم واليلة (للسنائی) / رقم الحديث (۶۹)
صفحہ ۱۹۹	جلد ۱	سنن ابی داؤد رقم الحديث (۵۲۱)
صفحہ ۱۵۶	جلد ۱	صحیح سنن ابی داؤد رقم الحديث (۵۲۱)
		قال الالبانی: صحیح
صفحہ ۲۵۴	جلد ۱	سنن الترمذی رقم الحديث (۲۱۲)
		قال الترمذی: حدیث حسن صحیح
صفحہ ۱۳۳	جلد ۱	صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۲۱۲)
		قال الالبانی: صحیح
صفحہ ۲۱۲	جلد ۱	مشکاۃ المصابیح رقم الحديث (۶۷۱)
صفحہ ۶۰۴	جلد ۱	السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحديث (۱۹۳۷)
صفحہ ۲۷۶	جلد ۱	مصابیح السنۃ رقم الحديث (۴۶۸)
صفحہ ۲۲۵	جلد ۱۰	مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحديث (۹۲۹۳)
صفحہ ۲۲۶	جلد ۱۰	مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحديث (۹۲۹۶)

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی اس وقت دعا مانگا کرو۔

ماء زمزم پیتے ہوئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا يُشْرَبُ لَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۷۸۵)		صفحہ ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۹۹۸۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۹
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبد اللہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ میں نے سنا
حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ارشاد فرما رہے تھے:
زمزم کا پانی پیتے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

-☆-

حضرت ابراہیم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - اپنی اہلیہ اور اپنے دودھ
پیتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ وادی میں بحکم الہی چھوڑ
گئے تو جاتی مرتبہ عرض کر کے

رَبِّ اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ.

اے میرے رب میں نے اپنی ذریت کو تیرے حکم سے وادی غیر
ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس ٹھہرا دیا ہے۔

اس وادی مبارک میں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی اہلیہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اضطراب
اور انکی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں رنگ لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس
وادی میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ اس چشمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے

ایک اللہ تعالیٰ کی مقبول بندی سے نسبت ہے۔

اللہ کی مقبول بندی سے نسبت والے پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو ان نسبتوں کا بڑا پاس ہے یہ پانی فقط ایک مقبول بارگاہ الہی سے منسوب ہے اس پانی میں شفا رکھ دی گئی جو نیت اور مقصد رکھ کر پانی پیا جائے اللہ اس نیت و مقصد کو پورا فرماتا ہے۔

یہ تو ایک عورت سے منسوب پانی ہے تو جس جگہ تمام انسانیت کے سردار کل بنی آدم کے پیشوا انبیاء و رسل کے امام حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جلوہ افروز ہوں وہ پاکیزہ و طاہر شہر جس کے نام کی مٹھاس آج بھی کشت ایمان کو تازہ کرتی ہے جس کی ہوائیں جس کی فضائیں اہل ایمان کے ایمان کی غذا و روح ہیں اس شہر مبارک کے پانی کا عالم کیا ہوگا۔

اگر کوئی مرد مومن نیت صالح سے اس شہر مبارک کا پانی نوش کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اپنی کرم نوازیوں سے مالا مال کرے گا۔

اے مدینہ! تیری بہاروں کو سلام

اے شہر نبی! تیری عظمتوں پر قربان

تیرے پانی میں کس درجہ مٹھاس ہے تیرا پانی کس درجہ خیرات

و برکات سے لبریز ہے باایمان اس مبارک پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے گی اللہ الکریم کے کرم سے امید ہے وہ دعا شرف قبولیت کو پہنچے گی بلکہ اس دعا کے طفیل باقی دعائیں بھی قبولیت کی خلعت زیباسے آراستہ ہوں گی۔

حضور ضیاء الامہ۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مدینہ منورہ حاضر ہیں کسی ارادت مند نے ایک متبرک پانی پیش کر دیا تو آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور فرمایا: مجھے شہر مدینہ میں کوئی اور پانی پلاؤ گے؟

میں تو شہر نبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا پانی پینے کیلئے آیا ہوں۔

232391 0304

ليلة النصف من شعبان

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱۳۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۶
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱۴۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۹۰۰۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۲۰
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۱۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (۱۵۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۶۶۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۵	صفحہ ۱۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نصف شعبان (پندرہ شعبان) کی رات کو مطلع ہوتا ہے تو تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوة واکمل التحیة کیلئے بعض بڑی ہی بابرکت راتیں پیدا فرمائی ہیں۔ ان خیرات و برکات سے لبریز ایک رات نصف شعبان کی رات ہے جسے ہمارے ہاں شب برات کہتے ہیں۔ اس مقدس رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو نظر کرم سے دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کیلئے اپنی مخلوق کو دیکھ رہا ہو تو اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ ان لمحات کو غفلت کی نذر نہ کریں بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر خالق و مالک کی بندگی کا کیف لیں اس کے حضور طویل سجدے کریں کہ یہ سجدے اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور سجدہ کرتے وقت مسلم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہو جاتا ہے۔

اس مبارک رات کو اللہ کے حضور دست سوال دراز کرنا چاہیے۔

جب رحیم و کریم نظر رحمت سے دیکھ رہا ہو اور اس کی طرف سے عام مغفرت کی نوید مل رہی ہو تو ان لمحات میں اس سے مانگنا ازلی سعید ہونے کی نشانی ہے جو اس کے در سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے تو ایسی مبارک راتوں کو رحیم و کریم کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔

اس مبارک رات کو اہل اسلام اجتماعی طور پر بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اجتماعی طور پر اس سے دعائیں مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے مجمع میں یاد کرو تو میں اس سے بہتر مجمع میں تمہیں یاد کروں گا۔ جب اہل اسلام ایک مجمع میں سرسجدہ میں رکھ کر اسے یاد کریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق ان اہل اسلام کو اس سے بہتر مجمع میں یاد فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندے کو بہتر مجمع میں یاد کر لینا اس کے سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے اور وہ یقیناً ازلی وابدی انعامات کا مستحق ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ درجنت کشادہ کر دیتا ہے۔

لیلة القدر میں

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ الرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

ترجمہ:

بے شک ہم نے اس قرآن کریم کو لیلة القدر میں نازل فرمایا اور آپ کیا جانیں کہ لیلة القدر کیا ہے؟ لیلة القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اس رات نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لیکر سراپا سلامتی ہے اور یہ رات طلوع فجر تک ہے۔

-☆-

یہ خیر و برکت سے لبریز رات لیلة القدر ایک ہزار ماہ سے بہتر و افضل ہے یعنی ایک مومن اگر ایک ہزار ماہ عبادت و بندگی کرتا رہے اور دوسرا مومن اس ایک رات کو عبادت کرے تو اس رات عبادت کرنے والے کی

عبادت اس سے بہتر و افضل ہوگی۔

یہ عظیم الشان رات خواب غفلت کے مزے لیکر نہیں گزرنی چاہیے بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس رات کی صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر باجماعت ادا کی جائے پھر اس کے بعد ساری رات عبادت و بندگی میں گزارنی چاہیے نوافل ادا کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے درود شریف پڑھتے ہوئے اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے اور بارگاہ ذوالجلال والا کرام میں دعائیں مانگتے ہوئے یاد رہے اس رات مانگی گئی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہیں۔

جو آدمی رات بھر دعا مانگتا رہا گو یا وہ ہزار ماہ دعا مانگتا رہا تو اللہ الکریم اس رات دعا مانگنے والے کو محروم نہیں رکھتا بلکہ اپنی عنایات بے پایاں سے سرفراز فرماتا ہے اور اس کے دامن کو اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے۔

اس رات اپنے لیے اپنے اہل خانہ کیلئے اپنے دوست احباب کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس رات اپنے وطن عزیز کی سلامتی کیلئے دین حق کے غلبہ کیلئے اور اسلام کے عروج کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اور دعا مانگنے والے کو اپنے در سے محروم نہیں رکھتا۔

وہ زبان رحیم و کریم کو بڑی پسند ہے جو اس کی جناب میں التجائیں کرتی ہے اور اپنی تمام مرادات کیلئے اس جی و قیوم کے در پر لو لگائے رکھتا ہے۔

افطاری کے وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةَ
مَاتُرْدُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶
المستدرک الجامع	رقم الحدیث (۸۳۳۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۹۷
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: روزہ دار افطاری کے وقت دعا مانگتا ہے ایسی دعا ہے جسے رو نہیں کیا جاتا۔

-☆-

اللہ اکبریم اہل ایمان کی ہر دعا کو سنتا ہے۔ اہل ایمان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اس کی بارگاہ میں کوئی دست دعا دراز کرے وہ کریم اس کی دعا کو قبول نہ کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود وعدہ فرماتا ہے کہ یہ دعا رد نہیں کی جاتی۔

روزہ دار اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔ اس نے کھانا پینا صرف اور صرف رضائے الہی کیلئے ترک کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے:

الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ.

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دوں گا۔

یہ اعزازات، یہ انعامات قیامت کے دن ملیں گے سبحان اللہ! اللہ

تعالیٰ نے روزہ دار کی افطاری کی گھڑی کو بڑا باعث برکت قرار دیا اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! آپ جب بھی روزہ رکھیں یہ روزہ فرض روزہ ہو یا نفلی روزہ اس کی افطاری کی سعادتوں سے لبریز گھڑیوں کو نہ بھولیے گا۔ ان پر بہارِ لہجہ میں اللہ کے حضور دست دعا بلند کر دیجئے۔ انشاء اللہ العزیز مولیٰ تعالیٰ تمہاری ہر دعا کو اپنے وعدہ کے مطابق قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔

میدان جہاد میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
ثَنَتَانِ لَا تَرُدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدَّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ الْبُاسِ حِينَ يُلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۰۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۷۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۲
قال المحقق:	صحیح		

جلد ۱	صفحہ ۲۲۵	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۶)
		قال الابانی: صحیح لغيره
جلد ۲	صفحہ ۱۱۳	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۲۷)
		قال الابانی: حسن
صفحہ ۲۲۵		المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۵۸۰)
		قال الحاکم: حدیث صحیح الاسناد

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دو وقت مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے

اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت دعا جب بعض بعض کو قطع کر رہے ہوں۔

-☆-

بعض اوقات میں کچھ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ استجاب دعا کے وقت ہوتے ہیں۔ اذان کے وقت اللہ کی رحمتوں اور اسکی بندگی کی طرف بلایا جا رہا ہوتا ہے اگر کوئی اس وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ ذوالجلال سے دعا مانگے تو رب العالمین اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

جب اعلیٰ کلمۃ اللہ کی خاطر جنگ جاری ہو اہل اسلام اپنی جانوں کے نذرانے بارگاہ الہی میں بصد محبت و عقیدت پیش کر رہے ہوں اس وقت مانگی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

جہاد کے وقت جسے اللہ تعالیٰ یاد رہے اس کا واضح مفہوم ہے کہ وہ ظاہری نام و نمود کیلئے یا اپنے خاندان یا قبیلہ کی برتری کیلئے نہیں لڑ رہا بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھے دشمن سے ٹکڑا رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً اللہ کی رحمتوں کا سزاوار ہے اور اسکے خصوصی انعامات کا مستحق ہے۔

جہاد کے وقت اکثر باقی دعائیں بھولی ہوتی ہیں اس وقت اسلام کے غلبہ و دین حق کی برتری کی دعا یاد رہتی ہے اور میدان جنگ میں کامیابی و کامرانی کی دعا مانگی جاتی ہے تو مفہوم بالکل واضح ہوا۔

اے اہل ایمان یہ تمہارا قتال کرنا صرف ایک بہانہ ہے تمہیں عزت و سرفرازی سے نوازنے کا ذریعہ ہے جنگ میں کامیابی و کامرانی کثرت تعداد یا اسلحہ کی فراوانی پر نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اُسی کا حکم ہے میدان جہاد میں دعا مانگو قبول ہوگی یعنی ادھر تم دشمن سے لڑ رہے ہو لیکن تمہارا دل اللہ کی جانب متوجہ ہیں اور اسی سے عرض کریں وہ یقیناً فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یوم عرفہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ
مَنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۹۶) جلد ۵ صفحہ ۳۳۹

قال الترمذی: حسن غریب

صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۸۷)

قال الالبانی: حسن

اتحاف السادة المتقين

مشكاة المصابيح رقم الحديث (۲۵۹۸) جلد ۲ صفحہ ۹۲

تحفة الاشراف رقم الحديث (۸۶۹۸) جلد ۶ صفحہ ۳۱۲

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۱۵۳۶) جلد ۲ صفحہ ۲۲۶

قال الالبانی: حسن لغیرہ

سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحديث (۱۵۰۳) جلد ۴ صفحہ ۶

مصانح السنة رقم الحديث (۱۸۷۶) جلد ۲ صفحہ ۲۵۳

ترجمة الحديث:

جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ عمرو کے دادا - رضی اللہ
عنه - سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے
ارشاد فرمایا:

بہتر دعاء یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ
سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام نے مانگی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (ہمارا الٰہ) وحدہ لا شریک ہے
کل بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے۔

امام مسجد دعا مانگتے ہوئے اجتماعی دعا مانگے

عَنْ ثَوْبَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

لَا يَجِلُّ لِأَمْرِي أَنْ يَنْظُرَ فِي جُوفِ بَيْتِ أَمْرِي حَتَّى
يَسْتَأْذِنَ فَإِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخْصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ
دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَاقِنٌ .

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحديث (۲۲۳۱۳) جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰

قال حمزة احمد الزين: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۷) جلد ۱ صفحہ ۳۷۳

قال الترمذی: حدیث ثوبان حدیث حسن

صحیح سنن الترمذی رقم الحديث (۳۵۷) جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

قال الالبانی: ضعیف: الا جملة (ولا يقوم إلى الصلاة وهو حقن)؛ فصحيحة

صحیح الادب المفرد للبخاری/ رقم الحديث (۱۰۹۳) صفحہ ۴۲۱

قال الالبانی: صحیح دون جملة الامامة

مشكاة المصابيح رقم الحديث (۱۰۷۰) (نحوة) جلد ۱ صفحہ ۳۱۴

مصابيح السنة رقم الحديث (۷۷۲) جلد ۱ صفحہ ۳۹۶

سنن ابی داؤد رقم الحديث (۹۰) جلد ۱ صفحہ ۷۰

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ
- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کیلئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے
جب اس نے گھر میں دیکھ لیا تو وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہ آدمی قوم کی
امامت نہ کروائے جو دعا مانگتے ہوئے اس قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا
مانگے اور کوئی آدمی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے کھڑا نہ ہو اس حال میں کہ وہ حاقن
ہو۔

☆ -

یہ دین حق دین اسلام چادر اور چار دیواری کے تقدس کا بڑا خیال
رکھتا ہے۔ اس دین اسلام کے والی حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم - نے اپنے ماننے والوں کو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنے سے منع فرمایا

ہے۔ اگر کسی نے جھانک لیا تو اس نے صرف جھانکا نہیں بلکہ وہ گھر میں داخل بھی ہو گیا ہے اور کسی کے گھر بے اجازت داخل ہونا محمود و مستحسن نہیں۔ بلا اجازت داخل ہونے سے کئی قسم کی قباحتیں جنم لیتی ہیں اور آپ کی محبت میں گرہ پڑ جاتی ہے بالآخر یہ محبت نفرت میں بدل جاتی ہے بسا اوقات بلا اجازت کسی گھر میں داخل ہونا کسی جان کے ضیاع کا سبب بھی بنتا ہے۔ ان خدشات کے پیش نظر محمد عربی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے غلاموں کو کسی کے گھر بلا اجازت داخلہ سے روک دیا گیا ہے۔

جو آدمی قوم کی امامت کرواتا ہو صلوات میں مصلی امامت پر جلوہ گر ہوتا ہو لوگ اس کی اقتداء میں عبادت و بندگی کا کیف لیتے ہوں تو ایسے آدمی کو دعا مانگتے وقت ان سب نمازیوں کا خیال رکھنا چاہیے وہ اپنی دعاؤں میں ان سب کو شریک کرے یعنی جب وہ دعا مانگنے لگے تو ایسے صیغوں سے دعا مانگے جو اجتماعیت پر دلالت کرتے ہوں اور جس میں تمام مسلم بھائی شریک ہو جاتے ہوں اور ایسے صیغوں کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے جو صرف اس کی ذات تک محدود ہونے پر دال ہوں۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوات کے بعد اجتماعی دعا خیر القرون میں شائع و رائج تھی جو صحابہ کرام امامت کرواتے وہ

دعا مانگتے تھے اور سب کیلئے دعا مانگتے شاید کسی امام نے نماز کے بعد صرف اپنے لیے دعا مانگی ہو تو مخبر صادق۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور آئمہ مساجد کو حکم دیا کہ وہ جب دعا مانگنے لگیں تو سب کے لیے دعا مانگیں۔

جس آدمی کو پیشاب و پاخانہ کا زور ہو اسے چاہیے کہ وہ پہلے مرحاض جا کر فارغ ہو لے پھر صلاۃ ادا کرے ایسی صورت میں صلاۃ ادا کرنا خشوع و خضوع کے منافی ہے جو صلاۃ کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلوات پر محافظت کی سعادت عطا فرمائے۔
آمین یا رب العالمین

ببرکتہ سید الانبیاء والمرسلین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

”آداب الدعاء“ کے سلسلہ میں یہ چند کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے انہیں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لیے اور میرے اہل خانہ اور اولاد کیلئے وجہ نجات بنائے آمین یا رب العالمین۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي دُرِّيَّتِي
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوْفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِّنِي بِالصَّالِحِينَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ "فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ
اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ
عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ
أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي
وَذِهَابَ هَمِّي

اللَّهُمَّ شَرِّفْنِي بِاتِّبَاعِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ
الْمُرْتَضَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

اللَّهُمَّ كُنْ لِي وَلِيًّا مُرْشِدًا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي وَاجْعَلْ
سِرِّي أَحْسَنَ وَأَزْكَى وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْحَقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِي
مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِي مِنَ الْكُذْبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ
إِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ.

اللَّهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِي بِالْعُلُومِ الدُّنْيِيَّةِ وَأَمَلَاءِ قَلْبِي
بِالْمَعَارِفِ الرِّبَانِيَّةِ وَأَسْعِدْنِي بِخِدْمَةِ دِينِكَ الْحَنِيفِ

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِرَكَّةِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَبِرَكَّةِ

نَبِيِّكَ الْمُرْتَضَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيلِ
وَالطَّرْفِ الْكَجِيلِ وَالْحَدِّ الْأَسِيلِ وَعَلَى آلِهِ بُدُورِ الدُّجَى
وَأَصْحَابِهِ نُجُومِ الْهُدَى وَمَنْ تَبِعَهُمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

محمد كريم سلطانی

خادم السنة المطهره

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

مصادر ومراجع

- ١- قرآن كريم
- ٢- صحيح البخاري
- للامام محمد بن اسماعيل البخاري
- تحقيق: الدكتور مصطفى ديب البغا / دار ابن كثير بيروت ١٤٠٤هـ / ١٩٨٤ء
- ٣- صحيح مسلم
- للامام ابي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري المتوفى ٢٦١هـ
- تحقيق: الدكتور مصطفى شاهين لاشين / الدكتور احمد عمر هاشم
- موسسة عز الدين بيروت ١٤٠٤هـ / ١٩٨٤ء
- ٤- سنن الترمذي
- للامام ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي المتوفى ٢٤٩هـ
- تحقيق: صدق محمد جميل العطار / دار الفكر بيروت ١٤١٣هـ / ١٩٩٣ء
- ٥- صحيح سنن الترمذي
- للاباني / مكتبة المعارف الرياض ١٤٢٠هـ / ٢٠٠٠ء
- ٦- سنن النسائي
- للامام احمد بن شعيب الخراساني النسائي المتوفى ٣٠٣هـ
- ٧- صحيح سنن النسائي
- للاباني / مكتبة المعارف الرياض ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ء
- ٨- سنن ابي داود
- للامام ابي داود سليمان بن اشعث البجستاني المتوفى ٢٤٥هـ

- ٩- صحيح سنن ابي داود
- للاباني / مكتبة المعارف الرياض ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ء
- ١٠- سنن ابن ماجه (١)
- لابي عبد الله محمد بن يزيد القزويني المتوفى ٢٤٥هـ
- تحقيق بشار عواد معروف
- ١١- سنن ابن ماجه (٢)
- تحقيق محمود محمد محمود حسن نصار / دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ء
- ١٢- سنن ابن ماجه (٣)
- تحقيق محمد فواد عبد الباقي
- ١٣- صحيح سنن ابن ماجه
- للاباني / مكتبة المعارف الرياض
- ١٤- السنن الكبرى
- لابي بكر احمد بن الحسين البيهقي المتوفى ٣٥٨هـ
- تحقيق محمد عبد القادر عطا / دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٣هـ / ١٩٩٣ء
- ١٥- صحيح ابن حبان
- لابن حبان ابي حاتم التميمي البستي البجستاني المتوفى ٣٥٣هـ
- تحقيق: شعيب الارنؤوط / موسسة الرسالة بيروت ١٤١٨هـ / ١٩٩٤ء
- ١٦- شرح السنة
- للامام محي السنة الحسين بن مسعود البغوي المتوفى ٥١٦هـ
- تحقيق: زهير الشاويش وشعيب الارنؤوط / المكتبة الاسلامي بيروت ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣ء

مصاحح النسخة

١٤

للامام محي السنة ابي محمد الحسين بن مسعود البغوي المتوفى ٥١٦هـ
تحقيق: يوسف المرعشي - محمد سليم ابراهيم سماره - جمال حمدي الذهبي
دار المعرفة بيروت ١٤٠٤هـ / ١٩٨٤ء

صحح ابن خزيمة

١٨

للامام ابي بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري المتوفى ٣١١هـ
تحقيق: الدكتور مصطفى الاغظي / المكتب الاسلامي بيروت ١٣٩٥هـ / ١٩٤٥ء
المعجم الكبير

١٩

للمعجم الاوسط
للمعجم الكبير

٢٠

للمعجم الاوسط
للمعجم الكبير

٢١

مسند الامام احمد (١)

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ

تحقيق: احمد محمد شاكر - حمزة احمد الزين / دار الحديث قاهره ١٤١٦هـ / ١٩٩٥ء

٢٢

مسند الامام احمد (٢)

تحقيق: شعيب الارنؤوط - عادل مرشد / مؤسسة الرسالة بيروت

١٤١٦هـ / ١٩٩٥ء الى ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ء

الفح الرباني بترتيب مسند الامام احمد الشيباني / للساعاتي

٢٣

٢٤- تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف

للمعجم الاوسط
للمعجم الكبير

تحقيق: عبد الصمد شرف الدين / دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ء

٢٥-

مشكاة المصابيح

للمعجم الاوسط
للمعجم الكبير

٢٦-

الترغيب والترهيب

للمعجم الاوسط
للمعجم الكبير

تحقيق: مصطفى محمد عماره

٢٧-

صحح الترغيب والترهيب / للالباني

٢٨-

تهذيب الترغيب والترهيب

محي الدين ديب مستو - سمير احد العطار - يوسف علي بدوي

دار ابن كثير بيروت ١٤١٦هـ / ١٩٩٥ء

٢٩-

سنن الدارمي (١)

للامام عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي السمرقندي المتوفى ٢٥٥هـ

تحقيق: نواز احمد زمري - خالد الشيخ العلي / دار الكتب العربي بيروت ١٤٠٤هـ / ١٩٨٤ء

٣٠-

سنن الدارمي (٢)

تحقيق: حسن سليم اسد الداراني / دار المغني الرياض ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠ء

٣١-

سنن الدارمي (٣)

تحقيق: ابو عاصم نبيل الغمري

دار البشائر الاسلاميه بيروت ١٤١٩هـ / ١٩٩٩ء

- ۳۲- ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل
لناصر الدین الالبانی / المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء
- ۳۳- مسند ابی داؤد الطیالسی
للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشحیر بابی داؤد الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ
دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)
- ۳۴- حلیۃ الاولیاء
لابی نعیم الاصبھانی المتوفی ۴۳۰ھ
دار الفکر بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)
- ۳۵- مختصر صحیح مسلم للمذری
تحقیق محمد ناصر الدین الالبانی
- ۳۶- المستدرک (۱)
للإمام ابی عبد اللہ الحاکم النیسابوری المتوفی ۴۰۵ھ
التلخیص بذیل المستدرک
- ۳۷- للإمام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد التیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)
- ۳۸- المستدرک (۲)
للإمام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: ابو عبد اللہ عبد السلام علوش / دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء
- ۳۹- المستدرک (۳)
تحقیق: حمدی الدمرادش محمد
مکتبۃ نزار مصطفی البارک مکہ مکرمہ ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

- ۴۰- الادب المفرد
محمد بن اسماعیل البخاری دار الکتب العلمیۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)
- ۴۱- صحیح الادب المفرد
لناصر الدین الالبانی / دار الصدیق السعودیہ ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۳ء
- ۴۲- المصنف
للإمام الحافظ ابی بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعائی المتوفی ۲۱۱ھ
تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی / المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
- ۴۳- جامع الاصول
لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق عبد القادر الارنؤوط / دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
- ۴۴- سلسلة الاحادیث الصحیحة / محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء
- ۴۵- کنز العمال
للعلاء علاء الدین علی المتقی البرهان فوری المتوفی ۹۷۵ھ
موسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء
- ۴۶- اتحاف السادة المتقين بشرح احياء العلوم الدين
السيد محمد بن محمد الحسين الزبيدي
دار الفکر (سن طباعت مرقوم نہیں)
- ۴۷- الجامع لاحکام القرآن
للإمام ابی عبد اللہ محمد الانصاری القرطبی / مکتبۃ الرياض الحديثہ

۳۸-

تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دارالکتب العلمیہ بیروت

۳۹-

مجمع الزوائد (۱)
للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی المتوفی ۸۰۷ھ
بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد (۲)

۵۰-

للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی المتوفی ۸۰۷ھ
تحقیق: عبداللہ محمد الدرویش

دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء

۵۱-

دلائل النبوة
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق و تخریج: الدكتور عبدالعظیم قلجی

دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

۵۲-

المسند
للحافظ عبداللہ بن الزبیر الحمیدی
تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی

عالم الکتب بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۳-

فتح الباری (۱)
للامام ابی قحط احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

۵۴-

فتح الباری (۲)

للحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

۵۵-

المسند الجامع

بشار عواد معروف

۵۶-

موطا الامام مالک (۱) رواية الامام محمد بن حسن الشيباني

لابی عبداللہ مالک بن انس الاسجی المتوفی ۱۷۹ھ

تحقیق: عبدالوہاب عبداللطیف

المکتبہ العلمیہ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۷-

الموطا لامام مالک (۲) رواية يحيى بن يحيى الليثي

بعینہ احیاء الثروت الاسلامی الکویت ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

۵۸-

الموطا لامام مالک (۳) رواية ابی مصعب الزهری المدنی المتوفی ۲۴۲ھ

تحقیق: بشار عواد معروف - محمود محمد خلیل

موسسة الرسالة بیروت ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

۵۹-

اکمال المعلم بفوائد مسلم

للقاضی ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض البیہقی المتوفی ۵۴۴ھ

تحقیق: یحییٰ اسماعیل

دارالوقاء ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

۶۰-

الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور

للحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

تحقيق: نجدة نجيب

دار احياء التراث العربى بيروت ١٣٢١هـ / ٢٠٠١ء

٦١-

الاذاكار

لابى بكر يحيى بن شرف النووى الدمشقى المتوفى ٦٤٦هـ

تحقيق وتخريج: محى الدين ديب مستو

دار ابن كثير بيروت ١٣١٨هـ / ١٩٩٤ء

٦٢-

مسند ابى عوانه

ليعقوب بن اسحاق ابى عوانة الاسفرائينى المتوفى ٣١٦هـ

تحقيق: ايمن بن عارف الدمشقى

دار المعرفة بيروت ١٣١٩هـ / ١٩٩٨ء

٦٣-

مسند ابى يعلى الموصلى (١)

للإمام احمد بن على بن المثنى التميمى المتوفى ٣٠٤هـ

تخريج وتحقيق: حسين سليم اسد

دار الثقافة العربية بيروت ١٣١٢هـ / ١٩٩٢ء

٦٤-

مسند ابى يعلى الموصلى (٢)

تحقيق: مصطفى عبدالقادر عطا

دار الكتب العلمية بيروت ١٣١٨هـ / ١٩٩٨ء

٦٥-

معرفة السنن والآثار

لابى بكر بن احمد بن الحسين البيهقى المتوفى ٢٥٨هـ

تحقيق الدكتور عبد العلى امين قلجى

دار الوعى القاىره ١٣١٢هـ / ١٩٩١ء

٦٦-

موارد الظمان الى زوائد ابن حبان (١)

للحافظ نور الدين على بن ابى كير الشيشى المتوفى ٨٠٤هـ

تحقيق محمد عبدالرزاق حمزه / دار الكتب العلمية بيروت (سن طباعت مرقوم نهىس)

٦٧-

موارد الظمان الى زوائد ابن حبان (٢)

تحقيق حسين سليم اسد الداراني - عبده على كوشك

دار الثقافة العربية بيروت ١٣١١هـ / ١٩٩٠ء

٦٨-

كشف الخفا ومزيل الالباس

للشيخ اسماعيل بن محمد العجلوني المتوفى ١١٦٢هـ

دار الكتب العلمية بيروت ١٣٠٨هـ / ١٩٨٨ء

٦٩-

شرح مشكل الآثار

لابى جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوى المتوفى ٣٢١هـ

تحقيق شعيب الارنؤوط

موسسة الرساله ١٣١٥هـ / ١٩٩٣ء

٧٠-

الكتاب المصنف فى الاحاديث والآثار

لابى بكر عبدالله بن محمد بن ابى شيبة المتوفى ٢٣٥هـ

تحقيق: محمد عبدالسلام شاهين

دار الكتب العلمية بيروت ١٣١٦هـ / ١٩٩٥ء

٧١-

كتاب الدعاء

للحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى المتوفى ٣٢٠هـ

تحقيق وتخريج: الدكتور محمد سعيد بن محمد حسن البخارى

دار البشائر الاسلاميه بيروت ١٣٠٤هـ / ١٩٨٤ء

- ٤٢- السنن الكبرى للنسائي
للامام احمد بن شعيب النسائي المتوفى ٣٠٣هـ
دار الكتب العلمية بيروت ١٣١١هـ / ١٩٩١ء
٤٣- عمل اليوم والليلة
للامام احمد بن شعيب النسائي المتوفى ٣٠٣هـ
موسسة الرسالة بيروت ١٣٠٦هـ / ١٩٨٥ء
٤٤- البداية والنهاية
للمحافظ ابن كثير الدمشقي المتوفى ٤٤٢هـ
المكتبة القدسية لاهور ١٣٠٣هـ / ١٩٨٣ء
٤٥- فتاى ابن تيمية
للعلا مة احمد بن تيمية
جمع وترتيب عبدالرحمن بن محمد اعاصى النجدى الحنبلى
مكتبة ابن تيمية
٤٦- جلاء الافهام
لابن قيم الجوزية
٤٧- جامع العلوم والحكم
لابن رجب الحنبلى
٤٨- مسند الشهاب
للقاضى ابى عبد الله محمد بن سلامة القضاى
تحقيق: حمى عبد المجيد السلفى
موسسة الرسالة بيروت

Sb c

- ٤٩- كليات اقبال
لعلا مة محمد اقبال
٨٠- ضياء القرآن
لضياء الامة محمد كرم شاه الازهرى
ضياء القرآن پبلى كيشنر لاهور
٨١- سنن الدار قطنى
للمحافظ على بن عمر الدار قطنى المتوفى ٣٨٥هـ
تحقيق مجدى منصور بن سيد الشورى
دار الكتب العلمية بيروت ١٣١٤هـ / ١٩٩٦ء
٨٢- كتاب الزهد لوكيع بن الجراح
للامام وكيع بن الجراح المتوفى ١٩٤هـ
تحقيق: عبدالرحمن عبدالجبار الفريوانى
مكتبة الدار المدينة المنوره ١٣٠٠هـ / ١٩٨٣ء
٨٣- صحيح الازكار
لابى عبيد ماهر بن صالح آل مبارك
دار علوم السنة الرياض ١٣١٩هـ / ١٩٩٨ء
٨٤- الدعاء ومنزلة من العقيدة
لابى عبدالرحمن جيلان بن خضر العروى
مكتبة الرشد الرياض ١٣١٣هـ / ١٩٩٣ء

☆☆☆